696

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،29۔مارچ2011

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات صنعت، کامرس اینڈانوسٹمنٹ)

نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

(مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں)

1. ڈاکٹر سامیہ امجد: یہ ایوان حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ وفات پاجانے والے سرکاری ملازمین کی بیواؤں اور بچوں کو پریشانی سے بچانے کے لئے Benevolent فنڈ کی بروقت ترسیل کو یقینی بنایا جائے۔

2. محترمہ نگہت ناصر شیخ: یہ ایوان حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ تمام سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیز میں طلباء اور طالبات کے موبائل فون کے استعمال پر فوری پابندی عائد کی جائے۔

3. چودھری ظہیرالدین خان: یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ پنجاب کی لاکھوں ایکڑ زمین کو سیم اور تھور کی وجہ سے بنجر ہونے سے بچانے کے لئے SCARP کے منصوبوں کو فعال بنایا جائے اور ان منصوبوں کے لئے بین الاقوامی مالیاتی اداروں سے قرض پر حاصل کئے گئے اربوں ڈالرز کے ضیاع کو روکا جائے۔

4. محترمہ آمنہ اُلفت: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ پنجاب کے تمام سرکاری ملازمین اوران کے اہلخانہ کے سرکاری ہسپتالوں سے مفت علاج کے لئے ان کے محکموں کی جانب سے مستقل میڈیکل کارڈ جاری کیا جائے۔

5. جناب اویس قاسم خان: 31۔اگست2009 کو وزیراعظم پاکستان نے ہر ایم این اے، سنٹر کو20اور ہر ایم پی اے کو پانچ ممنوعہ بور کے لائسنس سالانہ جاری کرنے کی سفارش کرنے کو کہا تھا جس پر بعدازاں 31۔دسمبر2009 کو یکم جنوری2010 سے دوماہ کے لئے

Banلگادیا تھا۔ جو تادم تحریر ختم نہیں کیا گیا لہذا یہ ایوان وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ محکمہ داخلہ حکومت پاکستان مذکورہ Banکو فی الفور ختم کرے۔

698

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا تئیسواں اجلاس

منگل،29-مارچ2011

(یوم الثلاثہ،23-ربیع الثانی1432ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10بج کر58منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ o

هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ ﴿١﴾ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ﴿٢﴾
عَامِلَةٌ نَاصِبَةٌ ﴿٣﴾ تَصْلَىٰ نَارًا حَامِيَةً ﴿٤﴾ تُسْقَىٰ مِنْ عَيْنٍ آنِيَةٍ ﴿٥﴾
لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ إِلَّا مِنْ ضَرِيعٍ ﴿٦﴾ لَا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِي مِنْ
جُوعٍ ﴿٧﴾ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاعِمَةٌ ﴿٨﴾ لِسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ﴿٩﴾
فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ﴿١٠﴾ لَا تَسْمَعُ فِيهَا لَاغِيَةً ﴿١١﴾ فِيهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ﴿١٢﴾
فِيهَا سُرُرٌ مَرْفُوعَةٌ ﴿١٣﴾ وَأَكْوَابٌ مَوْضُوعَةٌ ﴿١٤﴾ وَنَمَارِقُ
مَصْفُوفَةٌ ﴿١٥﴾ وَزَرَابِيُّ مَبْثُوثَةٌ ﴿١٦﴾

سُوۡرَۃُ الۡغَاشِیَۃِآیات1 تا16

بھلا تم کو ڈھانپ لینے والی (یعنی قیامت) کا حال معلوم ہوا ہے (1)اس روز بہت سے منہ (والے) ذلیل ہوں گے (2) سخت محنت کرنے والے تھکے ماندے (3) دہکتی آگ میں داخل ہوں گے (4) ایک کھولتے ہوئے چشمے کا

ان کو پانی پلایا جائے گا(5)اور خار دار جھاڑ کے سوا ان کے لئے کوئی کھانا نہیں (ہو گا)(6) جو نہ فربہی لائے اور نہ بھوک میں کچھ کام آئے(7)اور بہت سے منہ (والے)اس روز شادماں ہوں گے (8)اپنے اعمال (کی جزا) سے خوش دل (9) بہشت بریں میں(10)وہاں کسی طرح کی بکواس نہیں سنیں گے(11)اس میں چشمے بہ رہے ہوں گے (12)وہاں تخت ہوں گے اونچے بچھے ہوئے(13)اور آبخورے (قرینے سے) رکھے ہوئے(14)اور گاؤ تکیے قطار کی قطار لگے ہوئے(15)اور نفیس مسندیں بچھی ہوئی(16)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسولِ مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

سرکار کے اوصاف کا اظہار کریں گے
ہم پہ بھی کرم سید ابرار کریں گے
مشکل کا ہمیں قبر میں احساس نہ ہوگا
ہم سرور کونین ﷺ کا دیدار کریں گے
جس روز کوئی اور مددگار نہ ہوگا
اُس روز شفاعت میری سرکار ﷺ کریں گے
جاؤ جو مدینے تو سنو کان لگا کے
سرکار کی باتیں در و دیوار کریں گے
کچھ اَشک ندامت ہیں میری آخری پونجی
نذرانہ انہیں پیش گنہگار کریں گے
توصیفِ نبیؐ ہوگی مقدر سے ظہوری
جو اہل محبت ہیں وہ اظہار کریں گے

سوالات

(محکمہ جات صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال جناب محمد نوید انجم کا ہے۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2393 ہے۔۔۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: نہیں، تشریف رکھیں۔ Question Hour میں پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہوگا۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا بہت اہم پوائنٹ آف آرڈر ہے، وہ سن لیں۔

جناب سپیکر: بسراء صاحب! میں Question Hour کے بعد آپ کا پوائنٹ آف آرڈر ضرور لوں گا۔ اس طرح نہ کریں، یہ نامناسب ہے۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر سنیں۔۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ اس وقت کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں۔ آپ تشریف رکھیں، میں بعد میں ٹائم ضرور دوں گا۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر سن تو لیں پھر Question Hour شروع کر لیں۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں، ہمارا بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں یہ متفقہ طور پر فیصلہ ہوا تھا۔۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): کیا Question Hour میں پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو سکتا؟

جناب سپیکر: آپ ذرا نیشنل اسمبلی کا بھی پتا کر لیں۔ یہ کیا کرتے ہیں؟ یہ کوئی مناسب نہیں ہے۔ آپ تشریف رکھیں، میں بعد میں آپ کو ٹائم ضرور دوں گا۔ جی، محمد نوید انجم صاحب!

جناب محمد نوید انجم: میرا سوال نمبر 2393 ہے۔

ڈائریکٹر کنزیومر پروٹیکشن کونسل کے دفتر میں ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2393: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر انڈسٹریز، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ڈائریکٹر Consumer پروٹیکشن کونسل کے ماتحت گریڈ 17 اور اوپر کے ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور پتاجات بتائیں؟

(ب) اس ڈائریکٹوریٹ کو سال 08-2007 کے دوران کتنی رقم کس کس مد کے لئے دی گئی؟

(ج) کتنی رقم سرکاری ملازمین کی تنخواہوں / ٹی اے، ڈی اے پر خرچ ہوئی؟

(د) کتنی رقم سرکاری گاڑیوں کی مرمت / ڈیزل / پٹرول پر خرچ ہوئی ان گاڑیوں کے نمبر اور ماڈل بتائیں؟

(ہ) یہ گاڑیاں کن کن افسران کے زیر استعمال ہیں؟

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: دیکھیں، بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں یہ متفقہ طور پر فیصلہ ہوا تھا کہ وقفہ سوالات کے دوران کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو گا۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے صرف ایک اہم issue پر بات کرنی ہے۔ نیشنل اسمبلی میں بھی پوائنٹ آف آرڈر دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، میری بات سنیں، آپ نیشنل اسمبلی کا بھی ذرا پتا کر لیں، آپ کیا کرتے ہیں، یہ کوئی مناسب بات نہیں ہے۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں آپ سے پوائنٹ آف آرڈر نہیں مانگتا لیکن آپ صرف ruling دے دیں۔

جناب سپیکر: آپ میری بات سنیں، آپ تشریف رکھیں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ صرف اس بات پر ruling دے دیں کہ کیا Question Hour کے دوران پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو سکتا؟

جناب سپیکر: بسراء صاحب! نہیں، آپ تشریف رکھیں۔ میں ruling بھی دوں گا اور جو آپ بات کریں گے اس کا جواب بھی دوں گا لیکن Question Hour کے بعد۔۔۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! میرے سوال کے جواب کو پڑھ دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، سوال کے جواب کو پڑھ دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انڈسٹریز، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (جناب محمد تجمل حسین):

(الف) ڈائریکٹر کنزیومر پروٹیکشن کونسل کے ماتحت گریڈ 17 اور اوپر کے ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور پتاجات کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس ڈائریکٹوریٹ کو سال 08-2007 کے دوران دی گئی رقم کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سرکاری ملازمین کی تنخواہوں/ٹی اے، ڈی اے پر خرچ ہونے والی رقم کی تفصیل ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) سرکاری گاڑیوں کی مرمت/ڈیزل/پٹرول پر خرچ کی گئی رقم اور ان گاڑیوں کے نمبر اور ماڈل کی تفصیل ضمیمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) یہ گاڑیاں جن جن افسران کے زیر استعمال ہیں ان کی تفصیل ضمیمہ (ہ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب محمد نوید انجم: پارلیمانی سیکرٹری صاحب سارے ضمیمات بھی ساتھ پڑھیں؟

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ ruling دیں کہ وقفہ سوالات کے دوران پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر: پوائنٹ آف آرڈر کے بغیر ruling کیسے آئے گی؟

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! آپ نے floor مجھے دیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، وہ پتا کر لیں گے۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے صرف پوائنٹ آف آرڈر مانگا ہے۔

جناب سپیکر: آپ سے پھر بات کر لیں گے، پوائنٹ آف آرڈر پر نہیں۔

چوہدری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! مجھے پوائنٹ آف آرڈر بے شک نہ دیں لیکن یہ رولنگ دے دیں کہ وقفہ سوالات کے دوران پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر: آپ کی مہربانی ہوگی، آپ تشریف رکھیں۔ میں آپ کو بار بار کہہ رہا ہوں کہ پوائنٹ آف آرڈر ضرور دوں گا۔

چوہدری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ کوئی طریقہ نہیں ہے اگر آپ ہماری بات نہیں سنتے تو ہم واک آوٹ کرتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ ایسے واک آؤٹ مناسب نہیں ہے۔ آپ بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی جو فیصلہ شدہ بات ہے اس پر عمل کریں۔ آپ کی مہربانی ہوگی، ایسے نہ کریں۔

چوہدری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ صرف یہ ruling فرما دیں کہ وقفہ سوالات کے دوران پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہوتا تو ہم بیٹھ کر آپ کی کارروائی سنیں گے۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے کہ۔۔۔

چوہدری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ صرف ruling دے دیں۔

جناب سپیکر: میں کہہ رہا ہوں کہ وقفہ سوالات کے بعد آپ کی مکمل بات سنوں گا، جب ابھی پوائنٹ آف آرڈر ہی نہیں ہے تو آپ ruling کس بات کی چاہتے ہیں؟

چوہدری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ہمیں آپ کی ruling چاہئے؟

جناب سپیکر: جی، یہ نامناسب ہے۔ میں آپ کی بات مکمل سنوں گا لیکن Question Hour کے بعد، یہ بار بار کہہ رہا ہوں۔

چوہدری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ ruling تو فرما دیں۔

جناب سپیکر: میں کس بات کی ruling دوں؟ جب ابھی پوائنٹ آف آرڈر ہی نہیں ہے تو ruling کس بات کی چاہتے ہیں؟

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! میرا پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ میں نے جز (الف) میں پوچھا ہے کہ گریڈ 17 کے اوپر کے ملازمین کے بارے میں بتائیں۔ انہوں نے جو مجھے لسٹ مہیا کی ہے، کیا ایم پی اے ایک ملازم ہوتا ہے؟

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): میرے پاس یہ rules کی کتاب ہے---

جناب سپیکر: مجھے ان کی بات کا جواب لینے دیں---

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): میں صرف آپ سے ruling مانگ رہا ہوں کہ کیا Question Hour کے دوران پوائنٹ آف آرڈر نہیں کیا جاتا؟

جناب سپیکر: میں آپ کو یہ بتا رہا ہوں کہ بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں یہ ہمارا فیصلہ ہوا تھا اور اسی پر عمل ہوا تھا۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں آپ سے گزارش کر رہا ہوں کہ کیا Question Hour سے پہلے پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو سکتا؟

جناب سپیکر: اصل میں بات یہ ہے کہ بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں بیٹھ کر تمام پارٹیوں نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ Question Hour کے دوران پوائنٹ آف آرڈر نہیں لیا جائے گا۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): ہم صرف اس بات کی آپ سے ruling چاہ رہے ہیں---

جناب سپیکر: آپ کے پوائنٹ آف آرڈر کو valid سمجھوں گا تو پھر ruling دوں گا اس سے پہلے تو نہیں دے سکتا۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): چلیں، پھر آپ میرا پوائنٹ آف آرڈر سن لیں۔

جناب سپیکر: آپ کی بڑی مہربانی، آپ پہلے تشریف رکھیں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں بڑے ادب کے ساتھ یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ کیا Question Hour کے دوران پوائنٹ آف آرڈر پر بات نہیں ہو سکتی؟

جناب سپیکر: میں نے جو متفقہ فیصلہ ہوا ہے اس کی بات کی ہے۔ جی، محمد نوید انجم صاحب!

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! میرا اگلا سوال نمبر 2394 ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس سوال کے جواب کو پڑھ دیں۔

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر 2394 کا جواب پڑھ دیں۔

کنزیومر پروٹیکشن کونسل کے مقاصد و دیگر تفصیلات

*2394: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر انڈسٹریز، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کنزیومر پروٹیکشن کونسل کب قائم کی گئی اس کے مقاصد کیا تھے؟

(ب) اس کونسل کے تحت کتنی کورٹس کس کس جگہ کام کر رہی ہیں؟

(ج) ان کورٹس میں کون کون سے مقدمات کی شنوائی کی جاتی ہے؟

(د) اس کونسل کا سال 08-2007 اور 09-2008 کا سالانہ بجٹ کتنا تھا تفصیل سال وار بتائیں؟

(ہ) ان سالوں کے دوران کتنی رقم سرکاری ملازمین کی تنخواہوں پر خرچ ہوئی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (جناب محمد تجمل حسین):

(الف) صوبے بھر میں 22 ضلعی تحفظ صارفین کونسلز بن چکی ہیں اور 13 ابھی تکمیل کے مراحل میں ہیں۔ جن میں سے 11 کونسلز سال 2006 (لاہور، گوجرانوالہ، گجرات، فیصل آباد، راولپنڈی، سیالکوٹ، ساہیوال، ڈی جی خان، بہاولپور، ملتان، سرگودھا) میں قائم ہوئیں اور باقی ماندہ 11 سال 09/2008 میں (مظفر گڑھ، بھکر، وہاڑی، نارووال، ٹوبہ ٹیک سنگھ، جھنگ، اٹک، چکوال، حافظ آباد، رحیم یار خان، بہاولنگر) میں قائم ہوئیں۔

صارفین کونسلز کے مقاصد مندرجہ ذیل ہیں:۔

1. صوبائی کونسل ایسے اقدامات کرے گی کہ وہ شکایات الیکٹرونکلی وصول کر سکے۔
2. خطرناک چیزوں اور ناقص خدمات کے متعلق معلومات حاصل کرے گی اور ان کے خلاف مقدمات اتھارٹی یا ضلعی عدالت کو بھجوائے گی۔
3. ضلعی کونسلز کے امور کی نگرانی کرے گی کہ وہ اپنے اختیارات سے تجاوز تو نہیں کر رہے۔
4. نظام کی بہتری کے لئے ضلعی کونسل کی طرف سے تجاویز پر نظر ثانی کرے گی۔
5. اتھارٹی کو نظام کی بہتری کے لئے رہنمائی فراہم کرے گی۔
6. لوگوں میں صارفین کے تحفظ کا شعور بیدار کرے گی۔
7. معیار پر معلوماتی کتابچے جاری کرے گی۔
8. ٹیسٹ کرنے کے لئے لیبارٹریاں قائم کرے گی۔
9. سالانہ رپورٹ شائع کرے گی۔
10. مقاصد کی بہتری کے لئے ضلعی اور صوبائی حکومتوں کو تجاویز دے گی۔

11. تیار کنندگان، اشیاء مہیا کرنے والے، صارفین اور حکومت کے درمیان معلومات کے تبادلے، نظریات اور سفارشات میں معاونت کرے گی۔

12. وہ تمام احکامات سرانجام دے گی جو کہ وقتاً فوقتاً صوبائی حکومت یا کونسل جاری کرے گی۔

(ب) پنجاب تحفظ صارف قانون مجریہ 2005 کے تحت پورے پنجاب میں گیارہ عدالتیں قائم کی گئی ہیں جو صرف صارفین کے مقدمات کی سماعت کر رہی ہیں۔ان عدالتوں کے دائرہ سماعت میں ان کے نزدیکی اضلاع بھی آتے ہیں۔صارف عدالتیں مندرجہ ذیل اضلاع میں کام کر رہی ہیں اور ان کا دائرہ اختیار درج ذیل اضلاع تک ہے۔اس طرح یہ عدالتیں صوبہ پنجاب کے تمام پینتیس اضلاع کے صارفین / عوام کو ناقص مصنوعات اور غیر معیاری خدمات کے خلاف انصاف فراہم کر رہی ہیں:-

نمبر شمار	صارف عدالت کا نام	پتا	دائرہ اختیار کے اضلاع
1	صارف عدالت راولپنڈی	مکان نمبر242، لین نمبر7، گلی نمبر13 چک لالہ سکیم III، راولپنڈی، 051-9281334	راولپنڈی، اٹک، چکوال
2	صارف عدالت گجرات	شادمان کالونی، نزد مین رحمان شہید روڈ گجرات	گجرات، منڈی بہاؤالدین، جہلم
3	صارف عدالت سیالکوٹ	کینٹ ویو کالونی نیوپلی توپ خانہ، سیالکوٹ	سیالکوٹ، نارووال
4	صارف عدالت گوجرانوالہ	28ڈی سی روڈ، گوجرانوالہ 055-3732254	گوجرانوالہ، حافظ آباد
5	صارف عدالت لاہور	ڈائریکٹوریٹ آف انڈسٹریز پونچھ House، ملتان روڈ لاہور 042-9213685	لاہور، قصور، شیخوپورہ، ننکانہ صاحب
6	صارف عدالت سرگودھا	مکان نمبر2/190 پرانا سول لائن سٹیڈیم روڈ سرگودھا 048-9230621	سرگودھا، خوشاب، بھکر، میانوالی
7	صارف عدالت فیصل آباد	مکان نمبرP-61 جناح کالونی، نزد ووکیشنل ٹریننگ کالج، جی سی یونیورسٹی روڈ فیصل آباد 041-9201455	فیصل آباد، جھنگ، ٹوبہ ٹیک سنگھ
8	صارف عدالت ساہیوال	36-C فرید ٹاؤن، ساہیوال 040-920012	ساہیوال، پاکپتن، اوکاڑہ

9	صارف عدالت ملتان	مکان نمبرXII/-17-B/430، گلی نمبر1، سورج میانی روڈ نزد چونگی نمبر1 وقاص پل واصل ملتان 061-4784517	ملتان، لودھراں، وہاڑی، خانیوال
10	صارف عدالت بہاولپور	23-ڈی فرسٹ فلور راشد منہاس روڈ، ماڈل ٹاؤن اے بہاولپور 062-2730325	بہاولپور، بہاولنگر، رحیم یار خان
11	صارف عدالت ڈیرہ غازی خان	مکان نمبرZ/50ماڈل ٹاؤن گداور روڈ ڈی جی خان064-2466283	ڈیرہ غازی خان، راجن پور، لیہ، مظفر گڑھ

(ج) صارف عدالتوں میں تمام ناقص مصنوعات اور غیر معیاری خدمات کے خلاف مقدمات کی شنوائی کی جاتی ہے-پنجاب تحفظ صارف قانون مجریہ2005کے تحت صرف عدالتی خدمات، ذاتی خدمات اور غیر پیشہ وارانہ خدمات جیسے علم فلکیات و علم نجوم وغیرہ کے علاوہ تمام غیر معیاری خدمات کے خلاف شکایت / مقدمہ صارف عدالت میں دائر کیا جاسکتا ہے-اب تک دائر کردہ مقدمات کی تفصیل و تجزیہ درج ذیل ہے:-

صارف عدالتوں سے وصول شدہ ڈیٹا کے مطابق مارچ2007 سے 31-دسمبر2008تک مقدمات کی تفصیل

نام عدالت	دائر شدہ مقدمات	فیصلہ شدہ مقدمات	فیصلہ شدہ مقدمات کی شرح	زیر التواء مقدمات
گوجرانوالہ	504	292	58.00	212
لاہور	481	235	49.00	246
ساہیوال	174	105	60.00	69
ڈیرہ غازی خان	242	152	63.00	90
سرگودھا	44	33	75.00	11
گجرات	50	15	30.00	35
سیالکوٹ	131	76	58.00	55
ملتان	72	42	58.00	30
بہاولپور	719	571	79.00	148
فیصل آباد	423	228	54.00	195
راولپنڈی	37	21	57.00	16
	2877	1770	62.00	1107

صارف عدالتوں میں دائر کردہ مقدمات کا تجزیہ

خدمات

پبلک یوٹیلیٹیز	774
میڈیکل سروس	76
بینکنگ/انشورنس	120
جنرل یوٹیلیٹی/ٹریڈ/بزنس	794
الیکٹرونکس	15
زراعت	6
متفرق	181
ٹوٹل	1966

مصنوعات

الیکٹرونک	282
گھریلو استعمال کی مصنوعات	182
آٹوموبائلز، پارٹس	183
زراعت	136
خوراک، پانی/مشروبات	28
تعمیراتی، مصنوعات	46
سٹیشنری	01
میڈیکل مصنوعات	11
کچن مصنوعات	1
متفرق	31
ٹوٹل	911
خدمات و مصنوعات	2877

(د) کونسل کے کل ممبران کی تعداد 18 ہیں جن میں سے 9 سرکاری اور 9 غیر سرکاری ہیں۔یہ تمام ممبران اعزازی طور پر ڈیوٹی سرانجام دیتے ہیں۔انہیں کوئی تنخواہ یا مراعات نہیں دی جاتی۔ممبران کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) سال 08-2007 اور 09-2008 کے دوران سرکاری ملازمین کی تنخواہوں پر خرچ کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ میری بات سنیں۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی میں نے آپ کو floor نہیں دیا جب میں آپ کو floor دوں گا تو آپ کی بات سنوں گا۔ جی، نوید انجم صاحب! آپ جواب سے مطمئن ہیں؟

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ جو proposed District Consumer Protection Council ہے اس کے ضمیمہ (الف) میں five proposed citizens by D.C.O ہیں یہ ان کے نام بتائیں؟

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

جناب سپیکر: بسراء صاحب! آپ لوگ کدھر جا رہے ہیں؟ ایسے نہ کریں، میں نے کہہ دیا ہے کہ میں آپ کی بات ضرور سنوں گا۔ جی، رانا ارشد صاحب اور ملک احمد علی اولکھ صاحب! آپ جائیں اور دوستوں کو منا کر ایوان میں واپس لائیں۔ جی، ان کی بات کا جواب دیں، جلدی کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (جناب محمد تجمل حسین): جناب سپیکر! جواب دے دیا ہے، نیا سوال کریں۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ کے دو سوال ہو چکے ہیں؟

جناب محمد نوید انجم: نہیں۔ جناب سپیکر! یہ میرا دوسرا سوال ہے۔ اس میں جو انہوں نے proposed District Consumer Council کی ہے۔۔۔

کورم کی نشاندہی

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں کورم point out کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ کورم point out ہوا ہے۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے۔ پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: دوبارہ گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر دوبارہ گنتی کی گئی)
کورم پورا ہے۔کارروائی شروع کی جائے۔(نعرہ ہائے تحسین)
(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے شیم، شیم کی نعرہ بازی)

نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

(---جاری)

جناب سپیکر: جی، نوید انجم صاحب! آپ سوال کریں۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! انہوں نے جو کمیٹی propose کی ہے اس میں دسویں نمبر پر یہ کہتے ہیں کہ Five prominent citizens to be nominated by the DCO میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ وہ جو پانچ بندے ڈی سی او صاحب نے prominent citizens nominate کئے ہیں ان کے نام بتائیں۔ یہ ضمیمہ (الف) سے ہے۔

جناب سپیکر: جی، بتائیں prominent citizens کی کون سی کمیٹی بنائی ہے، اِدھر اُدھر نہ دیکھیں، جلدی جلدی بات کریں۔ اگر آپ کے پاس جواب ہے تو بتائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (جناب محمد تجمل حسین): جناب سپیکر! یہ نیا سوال بنتا ہے، ان سے کہیں کہ یہ دوبارہ سوال کر لیں۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! یہ نیا سوال نہیں بنتا ہے۔ انہوں نے مجھے جو لسٹ provide کی ہے اس میں دسویں نمبر پر لکھا ہوا ہے کہ non official members five prominent citizens to be nominated by the DCO. میں تو اُن کے نام پوچھ رہا ہوں جو پانچ بندے ڈی سی او صاحب نے nominate کئے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (جناب محمد تجمل حسین): لسٹ میں نام موجود ہیں۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! اس میں نام موجود نہیں ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (جناب محمد تجمل حسین): نام پوچھے ہیں تو یہ نیا سوال بنتا ہے اس لئے میں نے کہا ہے کہ آپ نیا سوال جمع کرا دیں۔

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، رانا افضل صاحب!

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! اس محکمے پر کروڑوں روپے خرچ ہو رہے ہیں، یہ جو کمیٹیاں یا دفاتر قائم کر رہے ہیں کیا ان کی کوئی سالانہ رپورٹ مرتب کی جاتی ہے، یہ بتائیں کہ ان کی کارکردگی کا کیسے جائزہ لیا جاتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، بتائیں کہ ان کی کارکردگی کی سالانہ رپورٹ آپ کے پاس آتی ہے یا نہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (جناب محمد تجمل حسین): جناب سپیکر! اس کی ضلعی کمیٹیاں بنی ہوئی ہیں۔ اس کے بعد صوبائی کونسل بنی ہوئی ہے جو ان کو باقاعدہ چیک کرتی ہے اور ان کے معاملات کو دیکھتی ہے، رپورٹ لیتی ہے اور سی ایم صاحب اور محکمے کو provide کرتی ہے۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! اس پر میرا بھی ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، سوال ان کا ہے، پہلے انہیں کرنے دیں۔

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! میرا جواب پورا نہیں آیا۔

جناب سپیکر: وہ انہوں نے بتا دیا ہے۔

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! وہ حتمی طور پر بتائیں کہ اُن کی progress کی سالانہ رپورٹ کب شائع ہوتی ہے، کیا وہ ہر سال بنتی ہے اور یہ کروڑوں روپے جو خرچ ہوتے ہیں اس کا کیا رزلٹ حاصل کیا جا رہا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (جناب محمد تجمل حسین): جی، سالانہ رپورٹ بھی بنتی ہے اور اس کو شائع بھی کیا جاتا ہے۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے کہ انہوں نے جو 08-2007 کی لِسٹ دی ہے کہ 2 کروڑ 41 لاکھ 15 ہزار روپے ان کی تنخواہوں پر خرچ آیا ہے۔ ہر سال جرمانے کی مد میں کتنے پیسے وصول کئے جاتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، جرمانے کی مد میں کتنے پیسے وصول کئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (جناب محمد تجمل حسین): جناب سپیکر! یہ بھی fresh question بنتا ہے۔ پہلے تو انہوں نے جرمانے کی رقم کا نہیں پوچھا ہے، یہ مجھے کہہ دیں میں detail بتا دوں گا۔

جناب سپیکر: چلیں! ٹھیک ہے، آپ کی بات مانتے ہیں۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! آپ مانتے ہیں، اگر آپ مطمئن ہیں تو میں بھی مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال محترمہ نگہت ناصر شیخ صاحبہ کا ہے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: شکریہ۔ جناب سپیکر! سوال نمبر 3920 ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فوڈ سپورٹ سکیم کے منی آرڈر کی ترسیل میں گھپلوں کی تفصیلات

*3920: **محترمہ نگہت ناصر شیخ:** کیا وزیر انڈسٹریز، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

کیا یہ درست ہے کہ فیصل آباد میں فوڈ سپورٹ سکیم کے منی آرڈرز کی ترسیل میں پوسٹ آفس تاندلیانوالہ کے پوسٹ ماسٹر عبدالخالق اور پوسٹ مینوں نذیر احمد اور محمد امین کے خلاف مقدمات درج ہو چکے ہیں، ان کے خلاف آج تک کیا کارروائی ہوئی، مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (جناب محمد تجمل حسین):

چونکہ فوڈ سپورٹ سکیم کے منی آرڈر بذریعہ ڈاک خانہ بھجوائے جاتے ہیں اس لئے پاکستان پوسٹ سے اس معاملہ کی وضاحت طلب کی گئی اسسٹنٹ پوسٹ ماسٹر جنرل (انوسٹی گیشن) پوسٹ ماسٹر جنرل، سنٹرل پنجاب لاہور نے بذریعہ چٹھی نمبر INV-FSS-MO-IX/09 مورخہ یکم ستمبر 2009 (کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) مطلع کیا ہے کہ:

جی ہاں! یہ درست ہے کہ تاندلیانوالہ پوسٹ آفس کے عملہ بشمول عبدالخالق پوسٹ ماسٹر، نذیر احمد، پوسٹ مین اور محمد امین دیہاتی چٹھی رساں کے خلاف مقدمہ درج ہو چکا ہے۔

عبدالخالق پوسٹ ماسٹر محمد امین دیہاتی چٹھی رساں اور نذیر احمد پوسٹ مین کو محکمہ سے برخاست کر دیا گیا ہے۔

مقدمہ نمبر57383 مورخہ16-05-09 کو تھانہ تاندلیانوالہ میں درج ہو چکا ہے۔ نقل ایف آئی آر ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

کل رقم جو خُورد بُرد کی گئی 31000/- روپے

کل رقم جو کہ وصول کر لی گئی 31000/- روپے

خُورد بُرد شدہ تمام رقم ملزمان سے وصول کر لی گئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! ایک تو یہ جواب جو دیا گیا ہے کہ 31ہزار کی رقم خُورد بُرد کی گئی ہے، یہ درست نہیں ہے۔ یہ 31ہزار سے کہیں زیادہ کی رقم تھی۔ اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ 2009 میں جو ایف آئی آر کٹوائی گئی تھی ان کو کیا سزا ہوئی ہے اور ساتھ ہی انہوں نے جواب میں کہا ہے کہ اُن کو برخاست کر دیا گیا ہے، کیا صرف نوکری سے فارغ کر دیا گیا ہے یا ان کے خلاف کوئی کارروائی بھی ہوئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (جناب محمد تجمل حسین): جناب سپیکر! انکوائری کرنے کے بعد جب پتا چلا کہ وہاں پر محکمہ ڈاک کے لوگوں نے خُورد بُرد کیا ہے تو فوری طور پر اس کا نوٹس لیتے ہوئے انہیں نوکری سے برخاست کر دیا گیا۔ اب ان کی مزید سزا اور جزا وفاقی محکمہ کرے گا اس لئے وفاقی حکومت کو زیادہ بہتر پتا ہو گا کہ اس کا انہوں نے کیا کیا ہے؟

جناب سپیکر: نہیں، وہ کہہ رہی ہیں کہ یہ جو آپ نے خُورد بُرد کی رقم 31ہزار بتائی ہے وہ کہتی ہیں کہ یہ کم ہے۔ یہ figure correct ہے یا incorrect؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (جناب محمد تجمل حسین): جناب سپیکر! یہ figure بالکل correct ہے۔ محترمہ اگر اس کو recheck کرنا چاہیں تو most welcome مگر جب ہم نے اس کو check کیا تو یہی amount بنتی تھی اور اس میں جو لوگ ملوث پائے گئے انہیں فوری طور پر نوکریوں سے برخاست کر دیا گیا ہے۔ اب مزید ان کو کیا سزا دی گئی ہے اس بات کا تعلق وفاقی حکومت سے ہے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! یہ جو پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے کہ رقم بالکل درست ہے۔۔۔
محترمہ انجم صفدر: جناب سپیکر! میرا اس پر ضمنی سوال یہ ہے کہ۔۔۔
جناب سپیکر: محترمہ! جن کا سوال ہے ان کو ضمنی سوال کرنے دیں۔
محترمہ انجم صفدر: جناب سپیکر! یہ میرا ہی سوال ہے کیونکہ میں نے ہی ان لوگوں کو پکڑوایا تھا اور پوسٹ ماسٹر جنرل کے دفتر سے لوگوں کو بُلا کر یہ مقدمہ میں نے خود درج کروایا تھا۔ اس کے متعلق جتنے حقائق میں جانتی ہوں اس House میں اور کوئی نہیں جان سکتا اس لئے اس سوال پر ضمنی سوال کرنے کا مجھے پورا حق حاصل ہے۔
جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ پہلے جن کا سوال ہے ان کو ضمنی سوال کرنے دیں۔ ان کے بعد آپ کو بھی موقع دیتے ہیں۔
محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! محترمہ کو اس پر ضمنی سوال کرنے دیں۔
جناب سپیکر: محترمہ! اب آپ اپنا ضمنی سوال کریں، انہوں نے فرمایا ہے کہ آپ ضمنی سوال کر لیں۔
محترمہ انجم صفدر: میں محترمہ نگہت ناصر شیخ صاحبہ کی ممنون ہوں۔ یہ جو رقم خُورد برد کی گئی تھی یہ چار مہینوں پر محیط تھی اور وہاں پر دو سو فوڈ سٹیمپ تقسیم کی گئی تھیں اور چار مہینے تک صرف چالیس لوگوں کو پیسے ملتے رہے تھے اور ان چار مہینوں میں 160 لوگوں کو پیسے نہیں ملے تھے۔ یہ ٹوٹل رقم کتنی ہوگی آپ خود اندازہ لگا لیں کہ 31 ہزار کی رقم جو یہاں پر لکھی گئی ہے وہ بالکل غلط ہے۔ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ ایف آئی آر میں یہ رقم کس طرح سے درج کرائی گئی ہے حالانکہ میں نے وہاں پر پورے مہینوں کا حساب لکھ کر دیا تھا۔ دوسری بات یہ ہے کہ وہاں پر جو تین ملزم تھے ان کو کتنا جرمانہ کیا گیا کیونکہ یہ پنجاب حکومت کا پراجیکٹ تھا جس میں وفاق کا محکمہ پوسٹ آفس involved تھا کیا پنجاب حکومت کی طرف سے اس محکمے کو کوئی ہرجانہ کیا گیا یا جو وہاں پر ملزم ثابت ہو گئے تھے ان کو کیا سزائیں دی گئیں اور ان سے کوئی جرمانہ وصول کیا گیا یا نہیں کیونکہ یہ لوگ پنجاب حکومت کے مجرم ہیں؟
پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (جناب محمد تجمل حسین): جناب سپیکر! محترمہ جو بات کر رہی تھیں اس پر پنجاب حکومت نے اپنے طور پر ایک سکیم شروع کی جس کا ایک ہی مقصد تھا کہ غریب اور لاچار لوگوں کی مدد کی جائے۔ اس کے طریق کار میں انتہائی شفاف طریقہ اپنایا گیا

اور جہاں کہیں سے کوئی چھوٹی موٹی شکایت بھی موصول ہوئی تو اس پر فوری طور پر کارروائی کی گئی۔ جو بات محترمہ ابھی کہہ رہی ہیں۔۔۔

کورم کی نشاندہی

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، پھر کورم کی نشاندہی ہو گئی ہے۔ گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے۔ پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: اب دوبارہ گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر دوبارہ گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے۔ کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(۔۔۔جاری)

محترمہ عارفہ خالد پرویز: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: No point of order. محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ عارفہ خالد پرویز: جناب سپیکر! میں نے مختصر سی گزارش کرنی ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! یہ مناسب بات نہیں ہے، آپ تشریف رکھیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ ان کی بات کا مکمل جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (جناب محمد تجمل حسین): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گا کہ۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف واک آؤٹ ختم کر کے ایوان میں واپس تشریف لے آئے)

جناب سپیکر: ہمارے جو دوست واک آؤٹ کر کے گئے تھے واپس آ گئے ہیں ان کو welcome کریں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار نے معزز ممبران حزب اختلاف کو ڈیسک بجا کر welcome کیا)

جناب محمد آجاسم شریف: جناب والا! وہ خود ہی آئے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، ایسی بات نہیں کرنی چاہئے۔ میں نے خود باقاعدہ ایک وفد بھیجا تھا۔ آپ کیا بات کرتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (جناب محمد تجمل حسین): جناب سپیکر! محترمہ نے جو بات کی ہے میں یہ گزارش کروں گا کہ مکمل انکوائری کے بعد بھی یہی ثابت ہوا ہے کہ 31 ہزار روپے خورد بُرد کئے گئے تھے اور اس رقم کو بھی recover کر لیا گیا ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

محترمہ انجم صفدر: جناب سپیکر! میں نے آپ کو پورا حساب بتا دیا ہے کہ ایک لاکھ ساٹھ ہزار روپے کی رقم ماہانہ خورد بُرد ہوئی تھی اور یہ چار مہینوں پر محیط تھی اور یہ رقم چھ لاکھ روپے سے بھی اوپر بنتی ہے۔ یہ کس قسم کی انکوائری تھی، کس طرح رقم وصول کی گئی؟ اگر اسی طرح کے مقدمات درج ہوتے رہے اور ان کے یہی جواب آتے رہے تو پھر میں نہیں سمجھتی کہ تمام چیزیں صحیح چل رہی ہیں۔ میں اس جواب سے مطمئن نہیں ہوں چونکہ میں خود اس چیز کی گواہ ہوں، میں اس کا ایک حصہ ہوں اور یہ میری ہی فوڈ سٹیمپ سکیم میں خورد بُرد ہوئی تھی۔ اگر آپ کہیں کہ میں بیٹھ جاؤں تو میں بیٹھنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ حکومت پنجاب نے جو غریبوں کے لئے پیسا دیا تھا اس میں محکمہ ڈاک نے بے ایمانی اور خورد بُرد کی ہے اور یہ صرف ایک علاقے میں نہیں بلکہ پورے پنجاب میں یہی کام کیا گیا ہے۔ اس محکمے کے پوسٹ ماسٹر سے لے کر پوسٹ مین تک جن کے پاس ٹوٹی ہوئی سائیکلیں نہیں تھیں اب ان کے پاس موٹر سائیکلیں آ گئی ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! تشریف رکھیں۔

محترمہ انجم صفدر: جناب سپیکر! یہ کیسی انکوائری ہے؟

جناب سپیکر: وہ انکوائری انہوں نے تو نہیں کی، محکمے نے کی ہے۔

محترمہ انجم صفدر: میری ساتھی ایم پی ایز اس تمام واقعہ کی گواہ ہیں۔

ڈاکٹر غزالہ رضا رانا: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: ضمنی سوال ہو سکتا ہے لیکن پوائنٹ آف آرڈر نہیں۔

ڈاکٹر غزالہ رضا رانا: جی، میں ضمنی سوال کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحبہ!

ڈاکٹر غزالہ رضا رانا: جناب سپیکر! کیا پارلیمانی سیکرٹری صاحب انکوائری آفیسر کا نام بتائیں گے چونکہ ہم لوگ فیصل آباد سے belong کرتے ہیں اور ہم ان سے پوچھ سکیں کہ آپ نے یہ کیا کیا ہے یا یہ ان سے پوچھ کر بتائیں کہ انہوں نے کیا کیا ہے لہذا یہ بتادیں کہ انکوائری آفیسر کون تھے اور انہوں نے یہ انکوائری کتنے دنوں میں مکمل کی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (جناب محمد تجمل حسین): جناب سپیکر! واقعہ کے مطابق مقامی تھانے میں ایف آئی آر درج کرائی گئی اور تفتیشی افسر نے اسے چیک کیا اس کے بعد اسے counter check کیا گیا ۔ان کے ذمہ 31 ہزار روپے کی رقم تھی اور وہ ان سے recover بھی کر لی گئی تھی۔اگر فاضل ممبران کو اس پر کوئی اعتراض ہے یا اس پر کوئی شک ہے کہ اس انکوائری میں کوئی کوتاہی ہوئی ہے تو یہ fresh question دے دیں تو میں دوبارہ اس پر تحقیقات کروا لیتا ہوں۔

جناب آصف بشیر بھاگٹ: جناب سپیکر! میرا ابھی ضمنی سوال لے لیں۔ آپ کی direction اس طرف ہے اور اب انہوں نے چوتھا ضمنی سوال لیا ہے۔

جناب سپیکر: ادھر کا ضمنی سوال ہے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! اگر پارلیمانی سیکرٹری یہ کہہ رہے ہیں کہ fresh question دیں تو یہ fresh question نہیں بنتا اور یہ ان کی ذمہ داری بنتی ہے کہ یہ یہاں پر facts بیان کریں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (جناب محمد تجمل حسین): جناب سپیکر! اگر فاضل ممبر انکوائری سے مطمئن نہیں ہیں تو وہ مجھ سے رابطہ کریں تو میں ان کو ساری تفصیلات فراہم کر دوں گا۔

جناب سپیکر: آپ ذرا چیک کر کے ان کو بتائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (جناب محمد تجمل حسین): جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! تشریف رکھیں۔اب اس پر کوئی ضمنی سوال نہیں ہو گا۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! اس کا جواب بالکل غلط ہے، آپ اسے کمیٹی کے سپرد کریں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کیا کرتی ہیں؟ ہر بات پر تو کمیٹی نہیں بنائی جا سکتی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (جناب محمد تجمل حسین): جناب سپیکر! اگر محترمہ کو کوئی اعتراض ہے تو یہ دفتر تشریف لائیں، تمام افسران موجود ہیں، میں دوبارہ ان کی تسلی کروا دیتا ہوں۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! آپ اسے متعلقہ سٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کر دیں۔

جناب سپیکر: مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ آپ کس بات پر اور کس طرح بول رہی ہیں؟

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! آپ اس سوال کو سٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کریں کیونکہ غلط انکوائری ہوئی ہے اس میں لاکھوں کی رقم خورد بُرد ہوئی ہے اور یہاں صرف 31 ہزار روپے کا بتایا گیا ہے۔ یہ غریبوں کا پیسا تھا اور یہ پیسا کہاں گیا ہے؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ متعلقہ لوگوں کو بلائیں اور محترمہ کو بھی بلائیں اور بیٹھ کر اس معاملے کو sort out کریں اگر انہوں نے غلط کیا ہے تو پھر اس پر کوئی action کروائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (جناب محمد تجمل حسین): جناب سپیکر! محترمہ! آفس میں تشریف لائیں، ہم اس معاملے کو resolve کر لیں گے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! آفس میں تو میٹنگ کر لیں گے لیکن آپ ان سے یہ بھی کہیں کہ اس کا جواب House میں دیں۔

جناب سپیکر: اچھا ٹھیک ہے، جب سوال House میں آئے گا تو پھر جواب لے لینا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (جناب محمد تجمل حسین): جناب سپیکر! اگر انہوں نے House میں جواب لینا ہے تو پھر fresh question دے دیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے، تشریف رکھیں۔اگلا سوال محترمہ سیمل کامران صاحبہ کا ہے۔

محترمہ سیمل کامران: بہت مہربانی، جناب سپیکر! سوال نمبر 4050 ہے۔ میں معزز پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے گزارش کروں گی کہ یہ سوال کے جز (الف) کا جواب پڑھ کر سنائیں۔ میں ان کی help کے لئے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں۔ آپ نے کہا ہے کہ وہ جواب پڑھ کر سنائیں لہذا وہ پہلے جواب کا جز (الف) پڑھیں گے اس کے بعد آپ بات کریں گے۔

لاہور۔یو سی۔3 میں فوڈ سٹیمپ فارم تقسیم کرنے کی تفصیلات

*4050: محترمہ سیمل کامران: کیا وزیر انڈسٹریز، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور شہر میں واقع یونین کونسلوں میں فوڈ سٹیمپ سکیم کے فارم دیئے گئے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یو سی۔3 میں بھی مذکورہ فارم تقسیم کئے گئے، اگر ہاں تو کتنے فارم تقسیم کئے گئے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ یونین کونسل میں مستحق افراد کو منی آرڈر بھیجے گئے اگر ہاں تو کتنی تعداد میں بھیجے گئے اور کتنے منی آرڈر واپس آئے، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (جناب محمد تجمل حسین):

(الف) فوڈ سٹیمپ سکیم کے فارم محکمہ صنعت یا ضلعی انتظامیہ نے تقسیم نہیں کئے۔ بلکہ مذکورہ فارم کی تقسیم بالحاظ کوٹا متعلقہ ایم پی اے کو دیئے گئے جنہوں نے از خود مذکورہ فارموں کو اپنے حلقے کی یونین کونسلوں میں تقسیم کیا۔ علاوہ ازیں کچھ فارم خواتین کی مخصوص نشستوں کی ایم پی اے اور اقلیتی ایم پی اے نے بھی تقسیم کئے۔

(ب) یونین کونسل نمبر 3 رانا محمد اقبال ایم پی اے پی پی۔137 کے حلقے میں آتی ہے۔ ان کے کوآرڈینیٹر کی اطلاع کے مطابق یونین کونسل میں بھی یہ فارم تقسیم کئے گئے جن کی تعداد 1100 ہے۔

(ج) جی ہاں! یہ درست ہے کہ یونین کونسل میں مستحق افراد کو بھی منی آرڈر تقسیم کئے گئے۔ تقسیم کئے گئے اور واپس موصول ہونے والے منی آرڈر کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (جناب محمد تجمل حسین): جناب سپیکر! انہوں نے یہ سوال کیا ہے کہ "کیا یہ درست ہے کہ لاہور شہر میں واقع یونین کونسلوں میں فوڈ سٹیمپ سکیم"۔۔۔

جناب سپیکر: وہ جواب کا کہہ رہے ہیں۔لہذا آپ جز (الف) کا جواب پڑھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (جناب محمد تجمل حسین): جناب سپیکر! جواب جز (الف) فوڈ سٹیمپ سکیم کے فارم محکمہ صنعت یا ضلعی انتظامیہ نے تقسیم نہیں کئے بلکہ مذکورہ فارم کی تقسیم بلحاظ کوٹا متعلقہ ایم پی اے کو دی گئی جنہوں نے از خود مذکورہ فارموں کو اپنے حلقے کی یونین کونسلوں میں تقسیم کیا۔ علاوہ ازیں کچھ فارم خواتین کی مخصوص نشستوں کی ایم پی اے اور اقلیتی ایم پی اے نے بھی تقسیم کئے۔

محترمہ سیمل کامران: بڑی مہربانی۔ میں نے جز (ب) میں پوچھا تھا کہ کتنے فارم دیئے گئے۔سب سے پہلے تو میں نے یہ رام لیلا بالکل نہیں پوچھی تھی کہ وہ فارم ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے تقسیم کئے تھے یا انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ نے؟ میں نے صرف یہ پوچھا تھا کہ فارم تقسیم کئے ہیں تو شاید معزز پارلیمانی سیکرٹری صاحب خود بھی sure نہیں تھے کہ کئے ہیں یا نہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (جناب محمد تجمل حسین): جناب سپیکر! محترمہ دوبارہ پڑھ لیں اس میں یہ لفظ لکھا ہی نہیں ہوا۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! اب میری باری ہے۔میں نے جز (ب) میں یہ پوچھا تھا کہ آپ نے کتنے فارم تقسیم کئے؟ ان کا حال یہ ہے کہ ایک طرف تو انہوں نے ٹاسک فورس بنائی اور ایس اے حمید صاحب کو بھرتی کیا، ان کی لمبی چوڑی کیبنٹ بھرتی کی۔پھر یہ کہتے ہیں کہ کوآرڈینیٹر کی اطلاع کے مطابق یونین کونسل میں 1100 فارم تقسیم کئے گئے۔سب سے پہلے تو یہ وضاحت فرمائیں کہ اگر سارا فیصلہ کوآرڈینیٹر نے کرنا ہے، ساری اطلاعات کوآرڈینیٹر کے پاس ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ یہ کوآرڈینیٹر کیا بلا ہے، officially اس کا کیا designation ہے؟

جناب سپیکر: محترمہ! تشریف رکھیں، وہ بتاتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (جناب محمد تجمل حسین): جناب سپیکر! خادم اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف صاحب نے انتہائی انسانی ہمدردی کے تحت ایک سکیم شروع کی اور حکومت پنجاب نے کوشش کی۔۔۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کا ٹائم تقریر میں ضائع نہیں کرنا، مجھے صرف کوآرڈینیٹر کی وضاحت چاہئے، پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس کی official capacity بتادیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (جناب محمد تجمل حسین): میں اسی بات کی طرف آنے لگا ہوں کہ حکومت پنجاب نے غریب لوگوں کے لئے جو غربت کی لکیر سے بھی نیچے رہ رہے تھے ان کی مدد اور معاونت کے لئے ایک ایک ایم پی اے کے حلقے میں تقریباً چار چار، پانچ پانچ ہزار آدمیوں کو منتخب کر کے یہ فارم تقسیم کئے۔ ابھی محترمہ نے جو بات کی ہے کہ کوآرڈینیٹر کس بلا کا نام ہوتا ہے چونکہ محترمہ سپیشل سیٹ سے منتخب ہوئی ہیں اس لئے انہیں نہیں پتا کہ حلقے میں کتنی یونین کونسلیں ہوتی ہیں اگر وہاں دو لاکھ آدمی ہیں تو وہ سارے directly ایم پی اے afford نہیں کرتا۔ ہم نے اپنے ذمہ دار ساتھیوں کو یونین کونسل کی سطح پر کوآرڈینیٹر مقرر کیا تھا تاکہ یہ عمل صاف اور شفاف ہو اور انہوں نے اس میں ہماری معاونت کی ہے۔ میں محترمہ سے کہتا ہوں کہ اگر یہ الیکشن لڑیں تو انہیں پتا چل جائے کہ دو لاکھ کے حلقے کو کس طرح control کیا جاتا ہے اور جو ذمہ دار ساتھی control کرتے ہیں ہم انہیں کوآرڈینیٹر کہتے ہیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! اگر معزز ایم پی اے صاحبان نے اتنی build capacity نہیں کی ہوئی کہ یہ اپنے حلقے کو look after کر سکیں تو پھر کوآرڈینیٹر کو ایم پی اے بنائیں اور خود resign کریں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ ضمنی سوال کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (جناب محمد تجمل حسین): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب کوآرڈینیٹر کی official capacity بتائیں۔ اس کے چیئرمین ایس اے حمید صاحب تھے میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ جب وہ خادم اعلیٰ کی خدمت کے مطابق اتنا اچھا look after کر رہے تھے تو پھر انہیں کیوں نکالا گیا؟

جناب سپیکر: آپ نے اس سوال میں یہ پوچھا ہے؟

محترمہ سیمل کامران: جی، بالکل پوچھا ہے۔ اس کو آرڈینیٹر کی official capacity کیا ہے اگر یہ اتنا اہم بندہ ہے اور اتنا important role play کر رہا ہے---

جناب سپیکر: آپ relevant ہوں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں relevant بات کر رہی ہوں۔ اس میں کو آرڈینیٹر لکھا ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ یہ یونین کونسل رانا محمد اقبال پی پی-137 کے حلقے میں آتی ہے ان کے کو آرڈینیٹر کی اطلاع کے مطابق یونین کونسل میں 1100 فارم تقسیم کئے گئے۔ مجھے اس کو آرڈینیٹر کی official capacity بتائیں اور پنجاب گورنمنٹ کے کس rule کے تحت اسے بھرتی کیا گیا، اسے کس rule کے تحت یہ اتھارٹی دی گئی کہ یہ اعداد و شمار رکھیں اور انہوں نے جو ٹاسک فورس بنائی تھی اس کا کیا کام تھا؟

جناب سپیکر: یہ بھرتی نہیں کئے گئے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (جناب محمد تجمل حسین): جناب سپیکر! یہ محترمہ ایسے ہی بات کر رہی ہیں جیسے میں یہ کہہ دوں کہ آئی جی صاحب کو ڈی ایس پی یا ایس ایچ او کی ضرورت نہیں، وہ اکیلے ہی پنجاب کا نظام سنبھالیں۔ یہ بالکل بچگانہ سی بات ہے اور میں اس پر زیادہ بحث نہیں کرنا چاہتا۔

جناب سپیکر: دیکھیں! آپ نے خود ہی جواب دیا ہے اور اسی کے مطابق محترمہ آپ سے ضمنی سوال پوچھ رہی ہیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! یہ تحریری جواب محکمہ نے دیا ہے۔ میں on the floor of the House یہ بتانا چاہتی ہوں کہ غلط جواب دینے پر میں معزز پارلیمانی سیکرٹری صاحب کے خلاف تحریک استحقاق لاؤں گی کیونکہ یہ تحریری جواب کے باوجود کہہ رہے ہیں کہ یہ بچگانہ بات کر رہی ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (جناب محمد تجمل حسین): جناب سپیکر! مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے بلکہ خوشی ہو گی کہ محترمہ مجھ پر کوئی الزام لگا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق و اقلیتیں (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! حزب اختلاف کے باقی ممبران کیوں کھڑے ہو کر شور کر رہے ہیں؟ ان کو بٹھائیں اور ایک وقت میں ایک ممبر سوال کرے۔

جناب سپیکر: سندھو صاحب! آپ کس point پر بول رہے ہیں، آپ کیسے بول رہے ہیں؟ تشریف رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (جناب محمد تجمل حسین): جناب سپیکر! میں اللہ کی مہربانی سے محترمہ سیمل کامران کے ہر سوال اور الزام کا جواب دینے کے لئے تیار ہوں اگر ان کی میرے کسی جواب سے دل آزاری ہوئی ہے تو وہ اس پر کوئی تحریک دے سکتی ہیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں یہ کہوں گی کہ یہ میرے لئے بہت قابل احترام ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ ضمنی سوال کریں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں اپنے معزز بھائی کو یہ بتانا چاہتی ہوں کہ یہ جواب ان کے محکمہ کی طرف سے دیا گیا ہے۔ وزیر قانون اور ملک ندیم کامران کے علاوہ باقی وزیر صاحبان تو یہاں ایوان میں آنا گوارا ہی نہیں کرتے۔ میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے یہ گزارش کروں گی کہ یہ اپنے محکمہ کو gear up کریں تاکہ House میں صحیح جوابات provide ہو سکیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب blank mind سے House میں آتے ہیں یا پھر رٹا لگا لیتے ہیں۔ اگر انہوں نے جواب میں لفظ "coordinator" لکھا ہے تو پھر اس کا مطلب بھی ان کو معلوم ہونا چاہئے۔ اس کی official capacity کا ان کو علم ہونا چاہئے۔ محکمہ کی طرف سے پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو briefing دی جانی چاہئے تھی، prepare کرنا چاہئے تھا اور ان کو خود بھی تیاری کر کے House میں آنا چاہئے تھا۔ ان کو محکمہ embarrass کرا رہا ہے۔

جناب سپیکر: جی، وہ آپ کو بتاتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (جناب محمد تجمل حسین): جناب سپیکر! پہلے تو میں اپنی فاضل ممبر کا شکریہ ادا کروں گا کہ وہ میری ذات کو اتنا سمجھتی ہیں اور انہیں معلوم ہے کہ میں رٹا لگاتا ہوں۔ میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں اور اب دوبارہ بتاتا ہوں کہ منتخب ایم پی اے صاحبان نے اپنے حلقے کو کنٹرول کرنے اور لوگوں کے مسائل کو بروقت حل کرنے کے لئے یونین کونسل کی سطح پر انتہائی ذمہ دار، تجربہ کار اور مستند سیاسی کارکنوں کی ڈیوٹی لگائی ہوتی ہے جن کو ہم coordinator کہتے ہیں۔ محترمہ نے یہ سوال پوچھا ہے کہ یونین کونسل-3 میں کتنے فارم تقسیم کئے گئے ہیں؟ اس کے

جواب میں ہمارے ایم پی اے نے اپنے coordinator کی وساطت سے accurate report پیش کی ہے اس پر محترمہ کو اعتراض نہیں کرنا چاہئے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں نے ایک تو اس coordinator کی capacity پوچھی ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ انہی کے وزیر اعلیٰ، خادم اعلیٰ نے اس ساری فوڈ سٹیمپ سکیم کو monitor کرنے کے لئے ایک ٹاسک فورس بنائی تھی اگر ایم پی اے نے coordinator سے پوچھ کر بتانا ہے تو پھر اس ٹاسک فورس کا کیا کام ہے؟

ڈاکٹر غزالہ رضا رانا: جناب سپیکر! محترمہ نے کہا ہے کہ "ان کے وزیر اعلیٰ" میں کہتی ہوں کہ میاں محمد شہباز شریف صاحب اس پورے House کے وزیر اعلیٰ ہیں۔ ان کو اس طرح سے نہیں کہنا چاہئے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! یہ میرا حلقہ ہے اور یہاں پر گیارہ سو فارم تقسیم نہیں کئے گئے۔ محکمہ کی طرف سے یہ غلط information دی گئی ہے۔

MST SEEMAL KAMRAN: Good, very good.

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! رانا صاحب نے جو بات کہی ہے کیا وہ آپ نے سنی ہے؟

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! یہ میرا حلقہ ہے، بہت بڑا علاقہ ہے اور اس حلقے میں زیادہ فارم تقسیم کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: جس نے یہ غلط جواب دیا ہے اس کے خلاف ایکشن لیا جائے اور اس بارے میں House کو بھی apprise کیا جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (جناب محمد تجمل حسین): جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں کہ ہر حلقے میں پانچ ہزار فارم جبکہ یونین کونسل میں گیارہ سو فارم تقسیم کئے گئے ہیں۔ رانا اقبال صاحب اگر سمجھتے ہیں کہ یہ information درست نہیں ہے تو میں اس بارے میں دوبارہ inquiry کر لیتا ہوں۔ ویسے وہ فرما رہے ہیں کہ ان کے حلقے میں زیادہ فارم تقسیم کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ مکمل کوائف بتائیں کہ رانا صاحب کے حلقے میں کتنے فارم تقسیم کئے گئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت، کامرس اینڈانوسٹمنٹ (جناب محمد تجمل حسین): جناب سپیکر! انہوں نے یونین کونسل نمبر 3 کی نشاندہی کی ہے۔ اس میں گیارہ سو فارم تقسیم کئے گئے ہیں اور ہر حلقے میں تقریباً چھ سات یونین کونسلیں ہیں۔ ہم نے فی حلقہ کل پانچ ہزار فارم دیئے ہیں۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ اب اگلے سوال پر چلتے ہیں۔

جناب محمد اشرف خان سوہنا: جناب سپیکر! میں اسی سوال سے متعلقہ ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، آپ بھی اپنا ضمنی سوال پوچھ لیں۔

جناب محمد اشرف خان سوہنا: جناب سپیکر! گزشتہ دو ہفتوں سے آپ دیکھ رہے ہوں گے کہ وقفہ سوالات کا کیا حشر کیا جا رہا ہے اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ کوئی بھی وزیر سنجیدگی کے ساتھ اپنے محکمہ کی ذمہ داری ادا نہیں کر رہا۔

جناب سپیکر: سب کو اپنی اپنی ذمہ داری صحیح طریقے سے سرانجام دینی چاہئے۔

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): سوہنا صاحب! کیا آپ یہ ضمنی سوال پوچھ رہے ہیں؟

جناب محمد اشرف خان سوہنا: دیکھیں! اگر میں ضمنی سوال نہیں پوچھتا تو کسی بھی ممبر کو یہ اختیار حاصل نہیں کہ وہ کھڑا ہو کر مجھ سے پوچھے، یہ تو آپ کے اختیار میں دخل دینے کے مترادف ہے۔

جناب سپیکر: علی اصغر منڈا صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ مجھے ان سے بات کرنے دیں۔

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوہنا صاحب قابل احترام ہیں لیکن ان کو تقریر نہیں کرنی چاہئے بلکہ ضمنی سوال پوچھنا چاہئے۔ اگر یہ ضمنی سوال سے ہٹ کر بولیں گے تو پھر ہم بھی پوائنٹ آف آرڈر پر بات کریں گے۔

جناب سپیکر: دونوں اطراف کے معزز ممبران میرے لئے بہت قابل احترام ہیں۔ مہربانی کر کے سب تشریف رکھیں اور مجھے بات کرنے دیں۔ جی، سوہنا صاحب! آپ ضمنی سوال کیجئے۔

جناب محمد اشرف خان سوہنا: جناب سپیکر! اگر یہ مجھے بات کرنے دیں گے تو پھر ہی میں ضمنی سوال پوچھوں گا۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: .Order please, Order in the House آپ سب تشریف رکھیں۔ I will not allow. آپ مجھے سوہنا صاحب کی بات سننے دیں۔ میں انہیں کہہ رہا ہوں کہ وہ صرف ضمنی سوال پوچھیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب محمد اشرف خان سوہنا: جناب سپیکر! میں احترام کے ساتھ کہتا ہوں[******]

جناب سپیکر: ان الفاظ کو کارروائی سے حذف کیا جائے۔ سوہنا صاحب! آپ کی یہ بات ٹھیک نہیں ہے۔ میں آپ کی بات سے اتفاق نہیں کرتا۔ اب آپ اپنا ضمنی سوال پوچھیں۔

جناب محمد اشرف خان سوہنا: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے جز(ب) کے جواب میں فرمایا کہ یہ وزیر اعلیٰ صاحب کی طرف سے غریبوں کی خدمت کے لئے ایک پروگرام تھا۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب coordinator کی تعریف کر سکے اور نہ ہی اس کی کوئی قانونی حیثیت بتا سکے۔ میں ان سے صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا وزیر اعلیٰ کا غریبوں کی خدمت کا یہ پروگرام ایسے coordinators کے تقرر کی وجہ سے واپس لیا گیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (جناب محمد تجمل حسین): جناب سپیکر! یہ سکیم جاری تھی لیکن سیلاب کی وجہ سے اس سکیم کو روک دیا گیا اور اگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں موقع دیا تو انشاء اللہ یہ سکیم دوبارہ جاری کی جائے گی۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال محترمہ زوبیہ رُباب ملک صاحبہ کا ہے۔

محترمہ زوبیہ رُباب ملک: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 4661 ہے۔

ضلع سرگودھا میں انڈسٹریل اسٹیٹ کی تعداد و دیگر تفصیلات

*4661: محترمہ زوبیہ رباب ملک: کیا وزیر انڈسٹریز، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع سرگودھا میں کس کس جگہ انڈسٹریل اسٹیٹس ہیں؟

(ب) ہر انڈسٹریل اسٹیٹ کتنے رقبہ پر کب بنایا گیا؟

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

(ج) ہر انڈسٹریل اسٹیٹ میں کس کس سائز کے کتنے کتنے پلاٹ بنائے گئے؟

(د) کس کس انڈسٹریل اسٹیٹ میں کتنے پلاٹ خالی ہیں، خالی پلاٹوں کے نمبر بتائیں؟

(ہ) ان انڈسٹریل اسٹیٹس میں کون کون سی فیکٹری چل رہی ہے؟

(و) کیا حکومت تحصیل بھلوال میں بھی کوئی انڈسٹریل اسٹیٹ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (جناب محمد تجمل حسین):

(الف) ضلع سرگودھا میں ایک ہی سمال انڈسٹریل اسٹیٹ ہے جو کہ لاہور روڈ پر واقع ہے۔

(ب) ضلع سرگودھا میں سمال انڈسٹریل اسٹیٹ 1980 میں 51 ایکڑ 5 کنال 15 مرلے رقبہ پر قائم کی گئی ہے۔

(ج) ضلع سرگودھا میں سمال انڈسٹریل اسٹیٹ میں مندرجہ ذیل کیٹیگری کے پلاٹ بنائے گئے ہیں:-

کیٹیگری اے 4 کنال	29
کیٹیگری بی 2 کنال	36
کیٹیگری سی 1 کنال	67
کیٹیگری ڈی 10 مرلے	72
کیٹیگری ای 2/1/3 مرلے	50
ٹوٹل	254

(د) سمال انڈسٹریل اسٹیٹ سرگودھا میں کوئی پلاٹ خالی نہ ہے۔

(ہ) سمال انڈسٹریل اسٹیٹ سرگودھا میں مندرجہ ذیل فیکٹریاں چل رہی ہیں۔ دال ملز، آئل ملز، فارماسیوٹیکلز، ماربل کٹنگ، مرچ پسائی اور سویاں تیار کرنے کی فیکٹریاں۔

(و) حکومت بھلوال میں سمال انڈسٹریل اسٹیٹ بنانے کا ارادہ رکھتی تھی لیکن سرکاری رقبہ کی عدم دستیابی پر سکیم پایۂ تکمیل کو نہ پہنچ سکی۔ اگر پنجاب حکومت سمال انڈسٹریز کارپوریشن کو ضروری فنڈز مہیا کرے تو پی ایس آئی سی بھلوال میں سمال انڈسٹریل اسٹیٹ بنانے کو تیار ہے۔

محترمہ زوبیہ رُباب ملک: جناب سپیکر! اس سوال کی تاریخ وصولی 09-10-30 ہے۔ میں آپ کے توسط سے حکومت پنجاب سے یہ پوچھنا چاہوں گی کہ کیا ایک سال کے بعد سوال کا جواب آنا درست ہے؟ میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ ایک سال کے اندر اس سوال کے جواب میں کوئی changes تو نہیں آئیں؟

جناب سپیکر: جی، راناصاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت، کامرس اینڈانوسٹمنٹ(جناب محمد تجمل حسین): جناب سپیکر! جس اسمبلی میں اپوزیشن کا رویّہ اس طرح ہو کہ "بات کرنے کو ترسے زُباں میری"۔ ہر بات پر بائیکاٹ اور ہر بات پر ڈیسک بجائے جاتے ہوں تو پھر اس طرح کی delay ہو جاتی ہے۔

محترمہ زوبیہ رُباب ملک: جناب سپیکر! میں نے ان سے سوال کا جواب مانگا ہے، میں نے ان سے comments pass کرنے کے لئے نہیں کہا۔

جناب سپیکر: جی، راناصاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت، کامرس اینڈانوسٹمنٹ(جناب محمد تجمل حسین): جناب سپیکر! یہ سوال ایوان میں آج کوئی چوتھی مرتبہ discuss ہو رہا ہے کیونکہ محترمہ اجلاس سے غیر حاضر رہی ہیں اس لئے یہ سوال adjourn ہوتا رہا ہے۔ (قطع کلامیاں)

محترمہ زوبیہ رُباب ملک: جناب سپیکر! اگر یہ بروقت کسی سوال کا جواب نہیں دے سکتے تو resign دے کر گھر بیٹھ جائیں اور چُوڑیاں پہن لیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: محترمہ! یہ ٹھیک نہیں ہے۔ آپ کو پتا ہونا چاہئے کہ یہ باتیں کیا ہیں؟ (قطع کلامیاں)

Order please. Order please. Order in the House, order in the House. No cross talk. No comments.

مجھے محترمہ کی بات سننے دیں۔ جی، محترمہ!

محترمہ زوبیہ رُباب ملک: جناب سپیکر! میں نے یہ دونوں ضمنی سوال آپ کے توسط سے پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے پوچھے ہیں، نہ کہ کسی غیر منسٹر یا کسی غیر پارلیمانی سیکرٹری سے اپنے سوالات کے جوابات مانگے ہیں۔ بدتمیزی اور hooting سب کر سکتے ہیں اور میں کوئی غیر ضروری بات نہیں کر رہی۔

جناب سپیکر: جی، راناصاحب! آپ محترمہ کے ضمنی سوال کا جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت، کامرس اینڈانوسٹمنٹ(جناب محمد تجمل حسین): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ میرے معزز ممبر اگر باری باری سوال کریں گے تو میں انشاء اللہ سب سوالات کے جوابات دوں گا۔

محترمہ زوبیہ رُباب ملک: جناب سپیکر! محترم پارلیمانی سیکرٹری مجھے اس سوال کے جواب کا current status بتائیں اور باتوں کو مت گھمائیں۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (جناب محمد تجمل حسین): جناب سپیکر! جس دن محترمہ کے اس سوال کی باری تھی اُس دن محترمہ 90۔شاہراہ پر میٹنگ میں موجود تھیں اور اِدھر ایوان سے غیر حاضر تھیں۔

جناب سپیکر: اب Question Hour ختم ہوتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (جناب محمد تجمل حسین): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

یونیورسٹی ٹاؤن کا قیام و دیگر تفصیلات

*5231: **انجینئر قمر الاسلام راجہ:** کیا وزیر انڈسٹریز، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بورڈ آف انوسٹمنٹ اور ٹریڈ کی کاوشوں سے پنجاب میں 7500 ایکڑ پر محیط یونیورسٹی ٹاؤن کے قیام کے لئے ایک یورپی کنسورشیم اور حکومت پنجاب کے درمیان معاہدہ طے پا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس منصوبے میں ایک میڈیکل اور ایک انجینئرنگ یونیورسٹی بھی شامل ہے یہ منصوبہ کس جگہ و مقام پر بنایا جا رہا ہے اور معاہدے کے بعد اس سلسلے میں کیا پیشرفت ہوئی ہے؟

(ج) اس منصوبے کی کل لاگت کتنی ہے اور کیا اس میں رہائشی گھروں کی تعمیر بھی شامل ہے؟

وزیر صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (چودھری عبدالغفور):

(الف) درست ہے کہ پنجاب بورڈ آف انوسٹمنٹ اور ٹریڈ اور اے بی ایس نیدرلینڈ کے درمیان ماڈرن سٹی ہاؤسنگ کمپلیکس، ونڈ ٹربائن فارم اور یونیورسٹی ٹاؤن کے قیام کے لئے پنجاب بورڈ آف انوسٹمنٹ اور ٹریڈ کے دفتر میں 7۔دسمبر 2009 کو ایک ایم او یو دستخط ہو گیا ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ اس منصوبے میں ایک میڈیکل کالج اور ایک انجینئرنگ یونیورسٹی بھی شامل ہے۔اس منصوبے کی جگہ اور مقام کا یقینی تعین ہونا باقی ہے تاہم قرین از قیاس یہ ہے کہ یہ منصوبہ چکری اور کلر کہار کے درمیان واقع ہوگا۔ 7۔دسمبر 2009 کا ایم او یو دستخط ہونے کے بعد اے بی ایس نیدرلینڈ کا وفد مزید پیشرفت کے لئے 4۔فروری 2010 سے دوبارہ پنجاب بورڈ آف انوسٹمنٹ اینڈ ٹریڈ میں مذاکرات کے لئے آیا ہوا ہے۔

(ج) اس منصوبے کی کل لاگت اندازاً 250 سے 300 ملین یورو (EURO) اور اس منصوبے میں رہائشی گھروں کی تعمیر بھی شامل ہے۔

لاہور۔تنوروں کو آٹے کی سپلائی کی تفصیلات

*5650: انجینئر قمرالاسلام راجہ: کیا وزیر انڈسٹریز، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گلبرگ ٹاؤن لاہور میں انتظامیہ نے سستی روٹی تنوروں پر آٹے کی سپلائی کے لئے ایک نجی کوریئر کمپنی کو ٹھیکہ دیا ہے، اگر یہ درست ہے تو کیا یہ ٹھیکہ قواعد کے مطابق دیا گیا ہے اور کیا اس کے لئے ٹینڈر طلب کئے گئے تھے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بالا ٹاؤن میں آٹے کے فی تھیلہ ٹرانسپورٹیشن کا ریٹ دوسرے ٹاؤنز کے مقابلے میں کئی گنا زیادہ ہے، اگر یہ درست ہے تو اس کی وجہ کیا ہے؟

وزیر صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (چودھری عبدالغفور):

(الف) یہ درست ہے کہ گلبرگ ٹاؤن لاہور میں انتظامیہ نے سستی روٹی تنوروں پر آٹے کی سپلائی کے لئے ایک نجی کوریئر کمپنی کو ٹھیکہ دیا۔آٹے کی ٹرانسپورٹیشن کے طریق کار کو فلور مل سے تنور تک out source کرنے کا فیصلہ آٹے کی ترسیل کے دوران خامیوں پر قابو پانے کے لئے کیا گیا اور گلبرگ ٹاؤن میں کوریئر سروس کے ذریعے آٹے کی ترسیل کا فیصلہ ہوا۔ضابطہ

کے تحت اشتہار اخبار میں دیا گیا اور کم بولی دینے والی کوریئر سروس "TCS" کو یہ ٹھیکہ دے دیا گیا جس کے لئے سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ اور "TCS" پرائیویٹ لمیٹڈ اور بنک آف پنجاب کے درمیان معاہدہ طے پایا۔

(ب) اس امر کی وضاحت کرنا نہایت ضروری ہے کہ ٹرانسپورٹیشن کا ٹھیکہ صرف گلبرگ ٹاؤن میں دیا گیا تھا اور کسی ٹاؤن میں نہیں دیا گیا اور وہ بھی اب ختم کر دیا گیا ہے۔

ضلع لاہور۔ صنعتی نمائشوں کے انعقاد کی تفصیلات

*5751: محترمہ نسیم لودھی: کیا وزیر انڈسٹریز، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں سال 2009 کے دوران سمیڈا کے زیر اہتمام کل کتنی صنعتی نمائشیں کہاں کہاں لگائی گئیں؟

(ب) مذکورہ ضلع میں سال 2009 کے دوران سمیڈا نے نمائش میں کن کن کمپنیوں کو حصہ لینے کی دعوت دی نیز کتنی کمپنیوں نے حصہ لیا؟

وزیر صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (چودھری عبدالغفور):

(الف) یہ سوال سمیڈا کے متعلق ہے جو کہ وفاقی حکومت، وزارت صنعت وپیداوار پاکستان کے ماتحت ہے۔ تاہم سمیڈا سے حاصل کردہ معلومات کے مطابق سال 2009 میں ضلع لاہور میں سمیڈا کے زیر اہتمام کوئی صنعتی نمائش نہیں لگائی گئی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) چونکہ سمیڈا نے سال 2009 میں ضلع لاہور میں کوئی صنعتی نمائش نہیں لگائی اس لئے کسی کمپنی کو دعوت نہیں دی گئی۔

انڈسٹریل اسٹیٹ (سٹی) ایم 3 فیصل آباد کی تفصیلات

*6113: خواجہ محمد اسلام: کیا وزیر انڈسٹریز، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) انڈسٹریل اسٹیٹ سٹی ایم 3 فیصل آباد کب کتنے رقبہ پر بنائی گئی؟

(ب) اس کے لئے کتنی اراضی کس کس سے ایکوائر کی گئی؟

(ج) اس میں کتنے پلاٹ کس کس سائز کے بنائے گئے؟

(د) کتنے پلاٹ الاٹ ہو چکے ہیں اور کتنے باقی ہیں؟

(ہ) اس کے قیام پر حکومت کی طرف سے کتنی رقم خرچ ہوئی؟

(و) اس انڈسٹریل اسٹیٹ میں حکومت کی طرف سے کیا کیا سہولیات فراہم کی گئی ہیں، مزید کون کون سی سہولیات حکومت فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (چوہدری عبدالغفور):

(الف) اس انڈسٹریل اسٹیٹ (سٹی) ایم 3 فیصل آباد کا آغاز اکتوبر 2007 میں ہوا جبکہ کل رقبہ 3662 ایکڑ ہے۔

(ب) لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس انڈسٹریل اسٹیٹ (سٹی) ایم 3 فیصل آباد کے فیز 1A اور 1B میں ایک ایکڑ سے 21 ایکڑ کے مندرجہ ذیل 139 پلاٹ بنائے گئے ہیں:-

نمبر شمار	سائز پلاٹ	تعداد
1	ایک ایکڑ، فارماسوٹیکل انڈسٹری	16
2	دو ایکڑ، فارماسوٹیکل انڈسٹری	12
3	3 ایکڑ سے 5 ایکڑ تک	18
4	5 ایکڑ سے 10 ایکڑ تک	56
5	10 ایکڑ سے 15 ایکڑ تک	32
6	15 ایکڑ سے 21 ایکڑ تک	05
	کل پلاٹ	139

(د) انڈسٹریل اسٹیٹ (سٹی) ایم 3 فیصل آباد میں فروخت شدہ (الاٹ شدہ) پلاٹ 24 ہیں جبکہ بقایا پلاٹ 115 ہیں۔

(ہ) ابھی انڈسٹریل اسٹیٹ (سٹی) ایم 3 فیصل آباد زیر تکمیل ہے۔
حکومت نے FIEDMC کو مجموعی طور پر 35 ملین روپے کی رقم equity میں فراہم کی ہے۔
اس کے علاوہ قابل واپسی قرض 3547.5 ملین روپے دیا گیا ہے۔

(و) تمام سہولیات بعوض قیمت مختلف حکومتی اداروں سے لی گئی ہیں کوئی سبسڈی حکومت کی طرف سے مہیا نہیں کی گئی جو سہولیات انڈسٹریل اسٹیٹ (سٹی) ایم 3 فیصل آباد کے لئے پلان کی گئی ہیں، وہ ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

گورنمنٹ کالج آف کامرس بورے والا سے متعلقہ تفصیلات

*6159: سردار خالد سلیم بھٹی: کیا وزیر انڈسٹریز، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ کالج آف کامرس چونگی نمبر5 ملتان روڈ بورے والا کب بنایا گیا تھا؟

(ب) اس کی عمارت کتنے کمروں پر مشتمل ہے؟

(ج) اس میں کس کس skills کی کہاں تک تعلیم دی جا رہی ہے؟

(د) اس میں منظور شدہ اسامیاں گریڈ وار بتائیں؟

(ہ) کتنی اسامیاں کس کس گریڈ کی کب سے خالی ہیں؟

(و) سال 09-2008 اور 10-2009 کے دوران اس کو کتنی سالانہ گرانٹ حکومت کی طرف سے فراہم کی گئی ہے؟

(ز) اس میں کون کون سی میسنگ فیسلٹی ہے، نیز حکومت ان کی فراہمی کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (چودھری عبدالغفور):

(الف) گورنمنٹ کالج آف کامرس بورے والا 1987 میں بنایا گیا تھا۔

(ب) اس کی عمارت مندرجہ ذیل 24 کمروں پر مشتمل ہے۔

کلاس رومز	13
لیبارٹریز	02
ٹیچرز رومز	06
پرنسپل کا کمرہ	01
ایڈمن سٹاف	01
ہال کمرہ	01
کل کمرے	24

(ج) یہاں ڈی کام، ڈی بی اے، بی کام کی تعلیم دی جاتی ہے۔

(د) اس میں 25 منظور شدہ اسامیاں ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ادارہ ہذا میں لائبریرین کی اسامی اکتوبر 2008 سے خالی ہے۔

(و)

2008-09 سیلری بجٹ -/5057021روپے
2008-09 نان سیلری بجٹ -/323373روپے
2009-10 سیلری بجٹ -/5550564روپے
2009-10 نان سیلری بجٹ -/284000روپے

(ز) ادارہ ہذا میں تعلیم کے حوالے سے تمام ضروریات مہیا ہیں اور ان میں کسی قسم کی کوئی کمی نہ ہے۔

فوڈ سٹیمپ سکیم کا کوٹا دینے کی تفصیلات

*6191: محترمہ سیمل کامران: کیا وزیر انڈسٹریز، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال 08-2007، 09-2008 میں فوڈ سٹیمپ سکیم کا کوٹا ممبران پنجاب اسمبلی کو دیا گیا اگر ہاں تو کن جماعتوں کے ممبران کو کتنا کوٹا دیا گیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مخصوص نشستوں پر منتخب ہونے والے ممبران کو بھی کوٹا دیا گیا ہے اگر ہاں تو مسلم لیگ (ن) اور پیپلز پارٹی کی کتنی خواتین کو یہ کوٹا دیا گیا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مخصوص نشستوں پر منتخب ہونے والی ممبران جن کا تعلق مسلم لیگ (ق) اور مسلم لیگ فنکشنل سے ہے ان کو بھی کوٹا دیا گیا اگر ہاں تو ممبران کے نام حاصل کردہ کوٹا کی تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (چودھری عبدالغفور):

(الف) جی ہاں! فوڈ سپورٹ سکیم جو کہ اگست 2008 میں شروع ہوئی تھی میں تمام جماعتوں کے ممبران پنجاب اسمبلی کو کوٹا دیا گیا ہے جس کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ مخصوص نشستوں پر منتخب ہونے والے ممبران کو بھی کوٹا دیا گیا ہے۔ اس کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جی ہاں! یہ بھی درست ہے کہ مخصوص نشستوں پر منتخب ہونے والی ممبران جن کا تعلق مسلم لیگ (ق) اور مسلم لیگ فنکشنل سے ہے ان کو بھی کوٹا دیا گیا ہے۔ اس کی تفصیل ضمیمہ (پ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

محکمہ صنعت منڈی بہاؤالدین میں ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*6774: جناب آصف بشیر بھاگٹ: کیا وزیر انڈسٹریز، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع منڈی بہاؤالدین میں کون کون سی انڈسٹری محکمہ سے رجسٹرڈ ہے؟

(ب) ضلع ہذا میں انڈسٹریل اسٹیٹ کس کس جگہ ہیں؟

(ج) ہر انڈسٹریل اسٹیٹ کتنے رقبہ پر مشتمل ہے، کتنے پلاٹ کس کس سائز کے ہیں؟

(د) ان انڈسٹریل اسٹیٹ میں کون کون سی انڈسٹری ہے؟

(ہ) محکمہ کو اس انڈسٹریل اسٹیٹ سے کتنی آمدن سالانہ کس کس مد سے ہوتی ہے؟

وزیر صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (چودھری عبدالغفور):

(الف) انڈسٹریز کی رجسٹریشن کا عمل محکمہ ہذا کے دائرہ کار میں نہ ہے۔تاہم ضلع منڈی بہاؤالدین میں اس وقت 2 شوگر ملز، ایک دھاگہ بنانے والی فیکٹری، 15 فلور ملز، ایک پارٹیکل بورڈ مل اور 70 رائس ملز واقع ہیں۔ تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع منڈی بہاؤالدین میں کوئی انڈسٹریل اسٹیٹ نہیں ہے۔

(ج) چونکہ منڈی بہاؤالدین میں کوئی انڈسٹریل اسٹیٹ نہیں ہے لہذا مزید تفصیل کی ضرورت نہ ہے۔

(د) چونکہ منڈی بہاؤالدین میں کوئی انڈسٹریل اسٹیٹ نہیں ہے لہذا مزید تفصیل کی ضرورت نہ ہے۔

(ہ) چونکہ منڈی بہاؤالدین میں کوئی انڈسٹریل اسٹیٹ نہیں ہے لہذا مزید تفصیل کی ضرورت نہ ہے۔

ضلع وہاڑی، سمال انڈسٹریل اسٹیٹ کی تفصیلات

*6822: سردار خالد سلیم بھٹی: کیا وزیر انڈسٹریز، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع وہاڑی میں سمال انڈسٹریل اسٹیٹ کتنے ہیں؟

(ب) یہ کس کس جگہ ہیں ہر انڈسٹریل اسٹیٹ کتنے رقبہ پر مشتمل ہے؟

(ج) ہر انڈسٹریل اسٹیٹ میں کتنے پلاٹ کس کس سائز کے بنائے گئے ہیں؟

(د) ان انڈسٹریل اسٹیٹ میں کون کون سی انڈسٹری ہے؟

(ہ) ان انڈسٹریل اسٹیٹ سے حکومت کو کتنی سالانہ آمدن حاصل ہوتی ہے اور حکومت کتنی رقم سالانہ ان پر خرچ کرتی ہے؟

(و) ان انڈسٹریل اسٹیٹ پر حکومت کی طرف سے کتنا عملہ تعینات کیا گیا ہے؟

وزیر صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (چودھری عبدالغفور):

(الف) ضلع وہاڑی میں کوئی بھی سمال انڈسٹریل اسٹیٹ نہیں ہے۔

(ب) کوئی نہیں۔

(ج) کوئی نہیں۔

(د) کوئی نہیں۔

(ہ) کوئی نہیں۔

(و) کوئی نہیں۔

پنجاب میں2009تک رجسٹر کی گئی مساجد کی تفصیلات

*6933:جناب علی حیدر نور خان نیازی: کیا وزیر انڈسٹریز، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) محکمہ کے پاس2009تک پنجاب کی کتنی مساجد کی رجسٹریشن ہو چکی ہے، ان کی نام وار فہرست ایوان کو فراہم کریں؟

(ب) کتنی ایسی مساجد ہیں جن کی ابھی تک رجسٹریشن نہیں ہو سکی، اس کی وجوہات سے بھی آگاہ کریں؟

(ج) جن مساجد کی رجسٹریشن نہیں ہو سکی کیا محکمہ ان کی رجسٹریشن کے لئے کوئی اقدامات اٹھا رہا ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ حکومت رجسٹرڈ مساجد کی مالی معاونت بھی کرتی ہے، اگر ہاں تو کتنی کتنی اس کا طریق کار کیا ہے، ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (چودھری عبدالغفور):

(الف) مساجد کی انتظامی کمیٹیز کی رجسٹریشن سوسائٹی رجسٹریشن ایکٹ 1860 کے تحت سال 2001 سے قبل محکمہ ڈائریکٹوریٹ آف انڈسٹریز کرتا تھا۔ ضلعی حکومتوں کے نظام کے نفاذ کے بعد سوسائٹی رجسٹریشن ایکٹ 1860 کے تحت رجسٹریشن کا کام ضلعی حکومتوں کو تفویض کر دیا گیا تھا اور ہر ضلع کے ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسر (فنانس و پلاننگ) کو بذریعہ نوٹیفکیشن نمبری E&A(I&MD)7-14/2001 مورخہ 26-اکتوبر 2001 رجسٹرار مقرر کر دیا گیا جو اب مساجد کی رجسٹریشن کرتے ہیں، موصول شدہ معلومات کے مطابق پنجاب میں سال 2009 تک کل 12846 مساجد کمیٹیز کی رجسٹریشن ہو چکی ہے۔ جس کی ضلع وار تفصیل ضمیمہ (الف) اور نام وار تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) ضلعی رجسٹرار جائنٹ سٹاک کمپنیز سے آمدہ معلومات کے مطابق 2734 مساجد کی انتظامی کمیٹیز کی رجسٹریشن نہ ہوئی ہے۔ غیر رجسٹرڈ شد مسجد کمیٹیز کی وجہ یہ ہے کہ سوسائٹی رجسٹریشن ایکٹ 1860 کے تحت مسجد کمیٹی کی رجسٹریشن لازمی (mandatory) نہ ہے۔ مسجد کی انتظامی کمیٹی دفتر رجسٹرار جائنٹ سٹاک کمپنیز کو درخواست برائے رجسٹریشن مع انتظامی کمیٹی کے میمورنڈم، آرٹیکل آف ایسوسی ایشن اور رجسٹریشن فیس گزارتی ہے۔ ضروری قانونی تقاضے پورے کرنے کے بعد انتظامی کمیٹی کو رجسٹریشن سرٹیفکیٹ دے دیا جاتا ہے۔ محکمہ کے ضلعی دفاتر سے آمدہ معلومات کے مطابق پنجاب میں کل 2734 درخواست ہائے برائے رجسٹریشن مسجد کمیٹیز زیر التوا ہیں جو کہ قانونی تقاضے و ضروری کارروائی پوری ہونے کے بعد رجسٹر کر دی جائیں گی جس کی ضلع وار تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تفصیلاً جواب جز (ب) میں دے دیا گیا ہے کہ ایکٹ 1860 کے تحت مسجد کمیٹی کی رجسٹریشن (mandatory) لازمی نہ ہے اور قانونی تقاضے پورے کرنے والی مسجد کمیٹی کو رجسٹر کر دیا جائے گا۔

(د) محکمہ ہذا رجسٹرڈ مساجد کمیٹیز کی کوئی مالی امداد / معاونت نہ کرتا ہے۔

ضلع قصور۔ٹیکنیکل اداروں کی تفصیلات

*7024: محترمہ انیلہ اختر چودھری: کیا وزیر انڈسٹریز، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع قصور میں کس کس جگہ ٹیکنیکل ادارے چل رہے ہیں؟

(ب) ہر ادارے کی عمارت کتنے کمروں اور کتنے رقبہ پر مشتمل ہے، کیا یہ کمرے طالب علموں کی تعداد کے مطابق ہیں؟

(ج) ان اداروں میں کس کس ہنر کی تعلیم دی جاتی ہے؟

(د) ان اداروں میں زیر تعلیم بچوں کی تعداد ادارہ وار بتائیں؟

(ہ) ان اداروں میں زیر تعلیم بچوں سے کتنی فیس وصول کی جاتی ہے؟

(و) ان اداروں سے سالانہ کتنے بچے تعلیم حاصل کر کے فارغ ہوتے ہیں؟

وزیر صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (چودھری عبدالغفور):

(الف) قصور میں ٹیوٹا کی زیر نگرانی مندرجہ ذیل ٹیکنیکل ادارے کام کر رہے ہیں۔

a. گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ قصور۔

b. گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر (بوائز) قصور (DMTC)

(ب)

a- گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ قصور کا رقبہ 187 کنال پر مشتمل ہے اور اس میں 8 ٹریڈز کی ٹریننگ دی جاتی ہے۔ جس کے لئے کمرے اور لیب موجود ہیں۔ یہ کمرے طالب علموں کی تعداد کے مطابق ہیں۔

b- گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر (بوائز) قصور (DMTC) GTTI Kasur کی ہوسٹل بلڈنگ میں کام کر رہا ہے۔ اس میں 3 ٹریڈز میں ٹریننگ دی جاتی ہے نیز کمرے طالب علموں کی تعداد کے مطابق ہیں۔

(ج)

a۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ قصور میں مندرجہ ذیل ہنر میں تعلیم دی جاتی ہے۔

1. Machinist
2. Welding
3 Electrical
4. Draughtsman (Mechanical)
5. Auto Mechanical
6. Electronics
7. Fitter(General)
8. Refrigeration & Air Conditioning Mechanic

b۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر (بوائز) قصور (DMTC) میں مندرجہ ذیل ہنر میں تعلیم دی جاتی ہے۔
1.Wood 2. Wireman 3. Welding

(د)

a۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ قصور میں 244 بچے زیر تعلیم ہیں۔
b۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر (بوائز) قصور (DMTC) میں 48 بچے زیر تعلیم ہیں۔

(ہ)

a۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ قصور میں -/1950 روپے فی طالب علم سالانہ فیس وصول کی جاتی ہے۔
b۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر (بوائز) قصور (DMTC) میں طالب علموں سے کوئی فیس وصول نہیں کی جاتی ہے اور -/450 روپے بورڈ واجبات کی مد میں وصول ہوتے ہیں۔

(و)

a۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ قصور سے اس سال 186 طالب علم تعلیم حاصل کر کے فارغ ہوئے ہیں۔
b۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر (بوائز) قصور (DMTC) قصور سے اس سال 88 طالب علم تعلیم حاصل کر کے فارغ ہوئے ہیں۔

ضلع قصور۔انڈسٹریل اسٹیٹس کی تفصیلات

***7025: محترمہ انیلہ اختر چودھری:** کیا وزیر انڈسٹریز، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع قصور میں کس کس جگہ انڈسٹریل اسٹیٹس ہیں؟
(ب) ہر انڈسٹریل اسٹیٹ کتنے رقبہ پر کب قائم ہوئی؟
(ج) ہر انڈسٹریل اسٹیٹ میں کتنے پلاٹ کس کس سائز کے بنائے گئے ہیں، تفصیل انڈسٹریل اسٹیٹ وار بتائیں؟
(د) ان میں کس کس قسم کی فیکٹریاں اور کارخانے لگے ہوئے ہیں؟
(ہ) کیا حکومت قصور شہر اور چونیاں شہر کے گردونواح میں مزید انڈسٹریل اسٹیٹ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (چودھری عبدالغفور):

(الف) ضلع قصور میں 1998 میں ایک سمال انڈسٹریل اسٹیٹ سیلف فنانس کی بنیاد پر اقبال نگر 8۔کلومیٹر فیروزپور روڈ قصور پر قائم کی گئی ہے۔

(ب) سمال انڈسٹریل اسٹیٹ قصور 645 کنال رقبہ پر قائم ہوئی۔

(ج) پنجاب سمال انڈسٹریل اسٹیٹ قصور میں 326 پلاٹ مندرجہ ذیل کیٹگری کے بنائے گئے ہیں۔

کیٹگری A	دو کنال	87 پلاٹ
B	ایک کنال	156 پلاٹ
C	10 مرلہ	62 پلاٹ
D	مختلف سائز	21 پلاٹ

(د) سمال انڈسٹریل اسٹیٹ قصور میں مندرجہ ذیل چھ کارخانے چل رہے ہیں:۔

1۔ میسرز چھینہ ٹیکسٹائل انڈسٹریز
2۔ میسرز الخالد کیمیکل انڈسٹریز
3۔ میسرز مون کیمیکل انڈسٹریز
4– میسرز قدوسی گتہ سازی
5۔ میسرز سٹون ویلی
6۔ میسرز بائیو سٹینڈرڈ فوڈ پراسیسنگ

(ہ) محکمہ صنعت اپنے ذیلی ادارہ "پنجاب انڈسٹریل اسٹیٹس ڈویلپمنٹ اینڈ مینجمنٹ کمپنی" کی وساطت سے قصور میں 400 ایکڑ اراضی پر "Industrial Park for Leather Industries" قائم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

لنگر خانے کھولنے کی تفصیلات

*7064: محترمہ نسیم لودھی: کیا وزیر انڈسٹریز، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:–

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب لاہور، ملتان اور گوجرانوالہ ڈویژن میں لنگر خانے قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت کی طرف سے لنگر خانے کے قیام کے لئے سستی روٹی اتھارٹی کا بھی قیام عمل میں لایا جارہا ہے اس کے سربراہ کون ہیں؟

(ج) حکومت پنجاب کی طرف سے چیئرمین سستی روٹی اتھارٹی کو کیا کیا مراعات حاصل ہیں؟

وزیر صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (چودھری عبدالغفور):

(الف) درست ہے۔ حکومت پنجاب نہ صرف لاہور، ملتان اور گوجرانوالہ ڈویژن بلکہ دیگر ڈویژن میں بھی سستی روٹی دستر خوان قائم کر چکی ہے جہاں مخیر حضرات کے تعاون سے غریب اور مستحق لوگوں کے لئے مفت یا کم قیمت کھانے کا انتظام کیا گیا ہے۔

(ب) حکومت کی طرف سے غریب اور مستحق افراد کو سستی روٹی کی فراہمی اور سستی روٹی دستر خوانوں کے قیام کے لئے سستی روٹی اتھارٹی کا قیام عمل میں لایا جا چکا ہے جس کے چیئرمین جناب محمد حنیف عباسی ممبر قومی اسمبلی ہیں۔

(ج) حکومت پنجاب کی طرف سے فی الحال چیئرمین سستی روٹی اتھارٹی کو کوئی مراعات حاصل نہ ہیں۔

صوبہ میں سستی روٹی پر خرچ کی گئی رقم کی تفصیلات

*7136: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر انڈسٹریز، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب میں سستی روٹی پر کل کتنی رقم خرچ کی جا چکی ہے؟

(ب) صوبہ پنجاب کے کن کن اضلاع میں سستی روٹی کی سکیم جاری ہے؟

(ج) ضلع لاہور میں سستی روٹی کے کل کتنے تنور ہیں نیز ان تنوروں کو ماہانہ کس حساب سے آٹا کی فراہمی کی جاتی ہے؟

وزیر صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (چودھری عبدالغفور):

(الف) محکمہ خوراک، حکومت پنجاب سے آمدہ معلومات کے مطابق مالی سال 09-2008، 10-2009 اور 11-2010 میں (10-09-27 تک) سستی روٹی سکیم کے لئے گندم/آٹے کی فراہمی کے لئے سبسڈی کی رقم 9848 ملین روپے ہے جبکہ سستی روٹی اتھارٹی میں 10-06-30 تک -/28,26,047 روپے خرچ ہوئے ہیں۔

(ب) سستی روٹی سکیم صوبہ پنجاب کے تمام اضلاع میں جاری تھی تاہم محکمہ صنعت کی چٹھی نمبرSO(Stat)1-17/2010 مورخہ 10۔دسمبر2010 کے تحت جاری کردہ وزیر اعلیٰ پنجاب کے احکام کے مطابق مینوئل (مٹی کے عام)تنوروں کی حد تک یہ سکیم بند کر دی گئی ہے۔

(ج) ڈسٹرکٹ آفیسر (ای اینڈ آئی پی)لاہور کی فراہم کردہ معلومات کے مطابق ضلع لاہور میں مورخہ 10-08-31 تک1832 تنور رجسٹرڈ تھے۔ماہ اگست2010 میں آٹے کے 257269 تھیلے ان تنوروں کو فراہم کئے گئے۔

ضلع سیالکوٹ،ٹیکنیکل اداروں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*7789:رانا آصف محمود:کیا وزیر انڈسٹریز،کامرس اینڈ انوسٹمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع سیالکوٹ میں کتنے ٹیکنیکل ادارے کس کس جگہ چل رہے ہیں؟

(ب) ان اداروں میں منظور شدہ اسامیاں ادارہ وار اور گریڈ وار بتائیں؟

(ج) ان اداروں میں خالی اسامیوں کی تفصیل بتائیں؟

(د) کس کس ادارے میں سر براہ کی اسامی خالی ہے؟

(ہ) ان خالی اسامیوں پر کب تک تعیناتیاں کر دی جائیں گی؟

وزیر صنعت،کامرس اینڈ انوسٹمنٹ(چودھری عبدالغفور):

(الف) ضلع سیالکوٹ میں کل آٹھ ادارے ہیں جو کہ مندرجہ ذیل مقامات پر موجود ہیں۔

1۔ گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی،پیرس روڈ سیالکوٹ۔
2۔ گورنمنٹ اپرنٹسز ٹریننگ سنٹر،گوہد پور مرالہ روڈ سیالکوٹ
3۔ گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ برائے خواتین،پیرس روڈ سیالکوٹ
4۔ گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ برائے خواتین،سرکلر روڈ ڈسکہ
5۔ گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ برائے خواتین،محلہ عنایت پورہ پسرور
6۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر(آباد) فیصل کالونی پسرور
7۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر(مردانہ)ڈسکہ روڈ،چیمہ فلور مل،سمبڑیال
8۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر(مردانہ)ڈسکہ روڈ،نزد گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، سمبڑیال

(ب) تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ج) تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(د) گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی سیالکوٹ میں پرنسپل کی اسامی خالی ہے لیکن انچارج پرنسپل کام کر رہا ہے۔

(ہ) اس وقت گریڈ 1 تا 15 کی اسامیاں بھرتی کرنے پر پابندی ہے جبکہ گریڈ 16 اور گریڈ 17 کی وہ خالی اسامیاں جو براہ راست بھرتی کے زمرے میں آتی ہیں ان اسامیوں کو جلد پُر کر دیا جائے گا۔ جو اسامیاں پرموشن کوٹا کی ہیں ان کو بھی متعلقہ مجاز اتھارٹی کی منظوری کے بعد پُر کر دیا جائے گا۔

ضلع سیالکوٹ، فیکٹریوں اور کارخانہ جات کی تعداد و دیگر تفصیلات

*7791: رانا آصف محمود: کیا وزیر انڈسٹریز، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع سیالکوٹ میں محکمہ صنعت کے ریکارڈ میں کتنی فیکٹریز اور کارخانہ جات ہیں؟

(ب) گزشتہ سال ان فیکٹریوں / کارخانہ جات سے محکمہ ہذا کو کتنی گرانٹ سالانہ کس مد میں وصول ہوئی ہے؟

(ج) ان فیکٹریوں / کارخانہ جات کو حکومت کیا کیا سہولیات اور مالی معاونت فراہم کرتی ہے؟

(د) اس وقت کتنی فیکٹریاں / کارخانہ جات اس ضلع میں غیر قانونی کام کر رہے ہیں؟

وزیر صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ (چودھری عبدالغفور):

(الف) ضلع سیالکوٹ میں محکمہ صنعت کے ریکارڈ کے مطابق اس وقت 2670 فیکٹریز اور کارخانہ جات ہیں۔

(ب) چونکہ محکمہ صنعت کارخانہ جات سے کسی قسم کی نہ تو کوئی گرانٹ وصول کرتا ہے اور نہ ہی اس کے دائرہ کار میں آتا ہے لہذا گزشتہ سال ان فیکٹریوں / کارخانہ جات سے محکمہ ہذا کو کسی قسم کی کوئی گرانٹ سالانہ مد میں وصول نہ ہوئی ہے۔

(ج) فیکٹریوں / کارخانہ جات کو مالکان کی درخواست پر ہر قسم کی دستیاب سہولیات متعلقہ محکمہ فراہم کرتا ہے تاہم مالی معاونت کی فراہمی محکمہ ہذا کے دائرہ کار میں نہ ہے۔

(د) حکومت کی آزادانہ صنعتی پالیسی کے تحت فیکٹریوں / کارخانہ جات لگانے سے قبل ڈیپارٹمنٹ کی اجازت درکار نہ ہے۔ چاہے اس کی لاگت اور سائز کتنا بھی ہوں جبکہ ضلعی گورنمنٹ کے تعین کردہ negative area's میں کسی بھی قسم کی فیکٹری / کارخانہ لگانے کی اجازت نہ ہے۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: شوکت بسراء صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ بہت اہم بات کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ کل وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے یہ statement دی ہے کہ اگر ریمنڈ ڈیوس کی رہائی سے ہمارا واسطہ ثابت ہو جائے تو میں استعفیٰ دے دوں گا۔ لاء منسٹر رانا ثناء اللہ خان کا بھی ایک بیان اخباروں میں چھپا ہوا ہے کہ مجھے پتا ہے کہ ورثاء پنڈی میں موجود ہیں میں بڑے ادب کے ساتھ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ آج اجلاس کو چلتے ہوئے گیارہواں یا بارہواں دن ہے وزیراعلیٰ پنجاب یہاں تشریف لاتے اور جو statement انھوں نے دی ہے وہ اس House کے سامنے دیتے۔ یہ issue اب بہت important ہو گیا ہے۔ انھوں نے یہ چیلنج کر دیا ہے کہ میں resign کروں گا۔

جناب سپیکر! کچھ عرصہ پہلے Wiki leaks آئی تھیں، عنقریب Ramond leaks آ رہی ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ relevant رہیں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں relevant بات کر رہا ہوں، یہ بہت important issue ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: This is not a point of order میں point of order پر تقریر کرنے کی اجازت نہیں دوں گا۔ آپ تشریف رکھیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے
"ریمنڈ کا جو وکیل ہے غدار ہے، امریکہ کا جو یار ہے غدار ہے" کی نعرہ بازی)

(معزز خواتین ممبران حزب اختلاف محترمہ سیمل کامران، محترمہ آمنہ الفت،
محترمہ ثمینہ خاور حیات، محترمہ قمر عامر چودھری، محترمہ خدیجہ عمر، سیدہ ماجدہ زیدی،
سیدہ بشریٰ نواز گردیزی، محترمہ زوبیہ رباب ملک اور محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری ایوان میں
اپنی نشستوں سے جناب سپیکر کے سامنے آکر نیچے بیٹھ گئیں اور ان کی طرف سے
"ہماری سیٹیں خالی کرو، ظلم کے یہ ضابطے ہم نہیں مانتے، ناانصافی نہیں چلے گی،
ناانصافی نامنظور، وزیر قانون کی لاقانونیت نامنظور اور فیصل آباد کی
غنڈہ گردی نامنظور" کی نعرہ بازی)

MR. SPEAKER: Order please, order please.

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "بجلی چور" کی نعرہ بازی)
(نیچے بیٹھی ہوئی معزز خواتین ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"ہماری سیٹیں واپس کرو، ہماری سیٹیں خالی کرو" کی نعرہ بازی)

MR. SPEAKER: Order please, order please. Order in the House.

(اس مرحلہ پر نیچے بیٹھی ہوئی خواتین ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"ظلم کے یہ ضابطے، ہم نہیں مانتے" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: محترمہ! براہِ مہربانی، اپنی سیٹوں پر تشریف لے جائیں۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! جب تک ہماری سیٹیں خالی نہیں ہوں گی تب تک ہم اِدھر ہی بیٹھی رہیں گی۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، بسراء صاحب! فرمائیں لیکن relevant رہنا۔ (قطع کلامیاں)

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! انتہائی افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے اور ہم ریمنڈ ڈیوس کے حوالے سے رانا ثناء اللہ کو بھاگنے نہیں دیں گے۔ میں چیلنج کرتا ہوں کہ رانا ثناء اللہ استعفیٰ دیں گے یا میں استعفیٰ دوں گا جو میں ثابت کرتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "بجلی چور" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر! ہمیں بات کرنے دیں۔ یہاں پر ریمنڈ ڈیوس کے ڈرامے چلائے جا رہے ہیں۔

MR. SPEAKER: Order please, order please.

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ہم یہ چیلنج قبول کرتے ہیں۔ میری گزارش صرف اتنی ہے کہ میری بات سن لی جائے۔ یہ حکومتی پارٹی کے لوگ بھاگنے والے ہیں اور ان لوگوں نے ملک کا سودا کیا ہے۔ مسلم لیگ (ن) کی قیادت اب ہماری بات کا جواب کیوں نہیں دیتی؟ ریمنڈ ڈیوس کا معاملہ رائیونڈ اور ریمنڈ کے درمیان ہے۔ آج رائیونڈ میں اُن لوگوں نے تختیاں لگادی ہیں اور اُس روڈ کا نام رائیونڈ روڈ کی بجائے ریمنڈ روڈ رکھ دیا ہے۔ (قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "بجلی چور، حاجی چور" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر! میں جواب دینا چاہتا ہوں۔ میری بات سُن لی جائے۔

(اس مرحلہ پر نیچے بیٹھی ہوئی معزز خواتین ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"فیصل آباد کی غنڈہ گردی، نہیں چلے گی اور راناپلازہ، ٹھاہ" کی نعرہ بازی)

(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "بجلی چور، حاجی چور" کی نعرہ بازی)

MR. SPEAKER: Order please, order please.

(اس مرحلہ پر نیچے بیٹھی ہوئی معزز خواتین ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"ریمنڈ رانا، نامنظور اور راناپلازہ، نامنظور" کی نعرہ بازی)

(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے
"امریکہ کا جو یار ہے، غدار ہے اور ریمنڈ کا جو وکیل ہے، غدار ہے" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: Order in the House, order please معزز ممبران اپنی اپنی نشستوں پر تشریف لے جائیں۔

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "ہماری سیٹیں خالی کرو" اور "حاضر سروس ڈاکٹر نامنظور نامنظور" کی نعرہ بازی جبکہ معزز خواتین ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "جعلی ڈگری ہائے ہائے"، "پٹرول بم ہائے ہائے" اور "ریمنڈ کا جو وکیل ہے ذلیل ہے ذلیل ہے" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: میں معزز ممبران سے request کرتا ہوں کہ وہ اپنی اپنی نشستوں پر تشریف لے جائیں۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر نے معزز خواتین ممبران حزب اختلاف
کوSeating Plan دکھایا)

جناب سپیکر: میں معزز خواتین ممبران سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف لے جائیں۔

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اختلاف اپنی نشستوں پر تشریف لے گئیں
اور ان کی طرف سے" سپیکر ساڈا شیر اے باقی ہیر پھیر اے" جبکہ معزز خواتین ممبران
حزب اقتدار کی طرف سے" سپیکر ساڈا شیر اے" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں اور آپ سب شیر ہیں۔ جی، بسراء صاحب! relevant بات کریں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! I would be more than relevant اور میں انتہائی اہم بات صرف پانچ منٹ میں مکمل کرتا ہوں کہ کل اس ایوان کے وزیر اعلیٰ کے بیان اور وزیر قانون کے بیان کے متعلق بات کرنا چاہتا ہوں۔ اس سے زیادہ relevancy اور کیا ہو گی؟ وہ پنجابی میں کہتے ہیں کہ "چور نالے چتر"۔ (شور وغل)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف پریس گیلری کی طرف دیکھنے لگے)

جناب سپیکر: آپ اوپر کیوں دیکھ رہے ہیں، کیا اوپر کوئی فوٹو گرافر ہے؟ فوٹو گرافی سے اجتناب کریں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! وزیر اعلیٰ صاحب نے چیلنج کیا ہے اور میں اسے قبول کرنے کے لئے تیار ہوں کہ جو لوگ جھوٹ کی سیاست کرتے ہیں، جو لوگ منافقت کی سیاست کرتے ہیں اور جو لوگ۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "چور مچائے شور" کی نعرہ بازی)

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): میں وزیر اعلیٰ صاحب کے اس چیلنج کا جواب دینا چاہتا ہوں اور میں وزیر قانون کی بات کا جواب دینا چاہتا ہوں۔۔۔

ملک محمد وارث کلو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! یہ کل سے ایک ہی بات پر لگے ہوئے ہیں تو میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ پیپلز پارٹی کی یہ روایت رہی ہے کہ وہ جھوٹ کی سیاست کرتے ہیں اور بسراء صاحب کُلی طور پر جھوٹ

بول رہے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مسلم لیگ(ن)اصولوں کی سیاست کرتی ہے اور اصولوں کے ساتھ چلتی ہے۔ریمنڈڈیوس والی کالک پیپلز پارٹی والوں نے اپنے منہ پر مل لی ہے اور آج انہوں نے اسے پورے ملک کے منہ پر مل دیا ہے۔پہلے تو یہ اٹھیں اور اس کالک کو منہ سے صاف کریں اور پھر اس کے بعد یہاں پر بات کرنے کے لئے آئیں۔یہ وزیراعلیٰ پنجاب کے متعلق بات کرتے ہیں۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "میاں دے نعرے وجن گے باقی سارے بھجن گے اور میاں تیرے جانثار بے شمار بے شمار" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: کلو صاحب!آپ تشریف رکھیں۔جی،بسراء صاحب!

چودھری شوکت محمود بسراء(ایڈووکیٹ):جناب سپیکر![*******]

جناب سپیکر: بسراء صاحب!آپ بات ٹھیک نہیں کر رہے۔ان الفاظ کو کارروائی سے حذف کیا جائے۔ آپ تشریف رکھیں۔

چودھری شوکت محمود بسراء(ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!مجھے اپنی بات تو مکمل کر لینے دیں۔

جناب سپیکر: بسراء صاحب!آپ کتنے گھنٹے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کریں گے ؟

چودھری شوکت محمود بسراء(ایڈووکیٹ):آپ ایوان کو in order کریں گے تو میں بات کروں گا۔

جناب سپیکر: اس پر کسی کو بحث کرنے کا حق نہیں ہے۔

چودھری شوکت محمود بسراء(ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!میں بڑے ادب کے ساتھ گزارش کرنا چاہتا ہوں۔ہم تو آپ کی بات کا جواب دینا چاہتے ہیں،ہم تو خاموش تھے،ہم آپ کی بات کا جواب دینا چاہتے ہیں۔میں وزیر قانون اور وزیراعلیٰ پر بات کرنا چاہتا ہوں۔لاء منسٹر نے یہ کہا ہے کہ مجھے پتا ہے کہ راولپنڈی میں۔۔۔(شور وغل)

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں،اس کی ضرورت نہیں ہے۔۔(شور وغل)
آپ تشریف رکھیں۔آرڈر پلیز،آرڈر پلیز۔۔۔

[********]

چودھری شوکت محمود بسراء(ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!آپ میری بات نہیں سن رہے ہیں۔۔

---

1. بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔
2. بحکم جناب سپیکر صفحہ نمبر 749 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: بسراء صاحب! اب آپ تشریف رکھیں، آپ کی بڑی مہربانی۔ آپ کی بات ہو گئی ہے اور میں پوائنٹ آف آرڈر پر تقریر کرنے کی اجازت نہیں دوں گا۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): یہ ہماری بات نہیں سنتے [********] میں اس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: کریں گے، کریں گے۔۔۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! دیکھیں، [********]

[********]

[********]

[********]

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "نعرہ بھٹو، جیو بھٹو" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: جتنے بھی تضحیک آمیز الفاظ کہے گئے ہیں وہ تمام کارروائی سے حذف کئے جاتے ہیں۔ بسراء صاحب! اب مجھے کام کرنے دیں، آپ کی مہربانی۔ (شور وغل)

[********]

اوپر گیلری میں بچے آپ کو دیکھ رہے ہیں جو آپ کا مستقبل ہیں۔ آپ کو House کے تقدس کا خیال کرنا چاہئے۔ (شور وغل)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "نعرہ بھٹو، جیو بھٹو" کی نعرہ بازی)

(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "بی بی ہم شرمندہ ہیں، تیرے قاتل زندہ ہیں" کی نعرہ بازی)

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "بی بی دے نعرے وجن گے، اے چور سارے نسن گے" کی نعرہ بازی)

(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "جیوے جیوے، نواز شریف" کی نعرہ بازی)

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "جئے بھٹو" کی مسلسل نعرہ بازی)

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "بی بی ہم شرمندہ ہیں
تیرے قاتل زندہ ہیں" کی نعرہ بازی)
[*********]
(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے
"میاں تیرے جانثار بے شمار بے شمار" کی نعرہ بازی)
(معزز ممبران حزب اختلاف مسلم لیگ (ق) کی طرف سے
"مونس ساڈا شیر اے باقی ہیر پھیر اے" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: آپ تمام حضرات میری بات غور سے سنیں، یقین جانیں کہ ہمارے مستقبل کے معمار اوپر سے آپ کو دیکھ رہے ہیں، ہمارے بچے آپ کو دیکھ رہے ہیں، کچھ خدا کا خوف کھائیں، اس House کے تقدس کا کچھ خیال کریں، relevant ہو جائیں اور یہ تماشا نہ بنائیں آپ لوگوں کی مہربانی ہو گی۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!۔۔۔(قطع کلامیاں)

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: یہ آپ لوگ کیا کرتے ہیں؟ ایسا نہ ہو کہ مجھے کوئی extremist step اٹھانا پڑے۔ محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔

رانا عبدالرؤف: جناب سپیکر! ہم اس کی بات نہیں سنیں گے۔۔۔

جناب سپیکر: وہ میرے ساتھ بات کر رہے ہیں، میں ان کی بات سنوں گا۔ جی، بسراء صاحب!

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "No, No" کی آوازیں)

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "No, No" کی آوازیں)

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر!۔۔۔

MR SPEAKER: I say order. Order please, order. This is not good, this is not proper.

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!۔۔۔

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: ذرا مختصر بات کریں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں بہت ہی مختصر بات کروں گا، مجھے بات تو کرنے دیں۔

جناب سپیکر: جی، چودھری شوکت محمود بسراء صاحب!

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا۔ میری بات صرف پانچ منٹ کی ہے اور بات بھی اتنی relevant ہے کہ چیف منسٹر پنجاب نے پریس کانفرنس کی ہے، میں وزیر قانون کی بات کرنا چاہتا ہوں تو اس سے زیادہ relevant بات کیا ہو گی؟

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "No, No" کی آوازیں)

رانا عبدالرؤف: جناب سپیکر! یہ بات نہ کریں۔۔۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں یہ بات کیوں نہ کروں؟

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "No, No" کی آوازیں)

جناب سپیکر: بسراء صاحب! کچھ خیال کریں، مہربانی کریں اور پوائنٹ آف آرڈر کو پوائنٹ آف آرڈر ہی رہنے دیں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! مجھے گزارش کر لینے دیں، یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "No, No" کی آوازیں)

جناب سپیکر: آپ بات کریں گے بھی کہ نہیں؟ بات relevant سنوں گا ورنہ مائیک بند کر دوں گا۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں بڑے ادب کے ساتھ یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ وزیر قانون رانا ثناء اللہ خان کی یہ statement آئی ہے کہ۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "No, No" کی آوازیں)

جناب سپیکر: معزز ممبران تشریف رکھیں۔ جی، بسرا صاحب! انہوں نے یہ کہا ہے کہ مجھے پتا ہے کہ ورثا راولپنڈی میں ہیں۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "No, No" کی آوازیں)

جناب سپیکر: میں نے آپ کو کتنی بار کہا ہے۔۔۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! مجھے بات تو کر لینے دیں۔۔۔

جناب سپیکر: وہ بات میں نے سن لی ہے، اب آپ تشریف رکھیں۔ اب میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔ (قطع کلامیاں)

معزز ممبران اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت

رانا محمد افضل خان

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ پہلی درخواست رانا محمد افضل خان ایم پی اے، پی پی-66 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"Sir, I request to kindly grant me leave for one day that is 14th January, 2011due to an urgent piece of work."

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب وسیم افضل گوندل

سیکرٹری اسمبلی: اگلی درخواست جناب وسیم افضل گوندل ایم پی اے پی پی-119 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

السلام وعلیکم!

"میں مورخہ 17، 14، 13 اور 18۔جنوری 2011 کو لاہور میں موجود تھا لیکن بوجہ ناسازی طبع اجلاس میں حاضر نہ ہو سکا۔ رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ لیلیٰ مقدس

سیکرٹری اسمبلی: اگلی درخواست محترمہ لیلیٰ مقدس ایم پی اے پی پی-322 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"Sir,

With due respect it is stated that due to an urgent piece of work at home, I was unable to attend the session of Provincial Assembly. Kindly allow me leave for 13th 17th & 18th January, 2011. I shall be grateful to you for this act of kindness."

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف پیپلز پارٹی اپنی نشستوں سے کھڑے ہو کر احتجاج کرنے لگے)

جناب سپیکر: بسراء صاحب! یہ بات ٹھیک نہیں ہے۔(قطع کلامیاں)
I am telling you Basra Sb!
یہ ٹھیک نہیں ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران جناب محمد اشرف خان سوہنا، حاجی محمد اسحاق، چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ) کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد، جناب شاہان ملک، محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری، محترمہ فائزہ احمد ملک احتجاجاً سپیکر کے Rostrum کے پاس چلے گئے)

[********]

[********]

(اس مرحلہ پر معزز خاتون ممبر حزب اختلاف محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری ایوان سے واک آؤٹ کر گئیں)

جناب سپیکر: میں سیکرٹری اسمبلی سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ بقایا درخواستیں پڑھیں۔(شور و غل) سیکرٹری اسمبلی کو بقایا درخواستیں پڑھ لینے دیں اس کے بعد بات سُنتے ہیں۔جی، سیکرٹری اسمبلی!

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب عمران اشرف

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب عمران اشرف ایم پی اے، پی پی-123 کی طرف سے موصول ہوئی ہے کہ:

"بوجہ نجی مصروفیات پنجاب اسمبلی کے سیشن میں بتاریخ 10-جنوری 2011 سے 14-جنوری 2011 تک حاضر نہیں ہو سکتا۔ مذکورہ ایام کی رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! عظمیٰ بخاری صاحبہ واک آؤٹ کر گئی ہیں۔

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: جناب سپیکر! عظمیٰ بخاری وزیر قانون کی دھمکیوں کی وجہ سے واک آؤٹ کر گئی ہیں۔ وزیر قانون نے ان کو دھمکیاں دی ہیں اور ان کے باپ کے متعلق غلیظ زبان استعمال کی گئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، کامران مائیکل صاحب اور ندیم کامران صاحب آپ دونوں جائیں اور عظمیٰ بخاری صاحبہ کو منا کر لائیں۔

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: جناب سپیکر! یہ بد ترین مثال قائم کی گئی ہے۔ یہ ایوان گواہ رہے گا اگر ان کو کچھ ہوا یا ان کے خاندان کے کسی فرد کو کچھ ہوا تو اس کے ذمہ دار وزیر قانون ہوں گے۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی مہربانی۔ مجھے کارروائی چلانے دیں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پہلے عظمیٰ بخاری صاحبہ آئیں گی، وہ بات کریں گی۔ پھر ہم کارروائی چلانے دیں گے۔

جناب سپیکر: میں آپ کی بات سُنتا ہوں۔ جی، سیکرٹری اسمبلی!

سیکرٹری اسمبلی: اگلی درخواست جناب محمد وسیم افضل گوندل ایم پی اے پی پی-119 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔۔۔

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: جناب سپیکر! یہ صرف ہمارے ممبر کی بات نہیں ہے۔ کسی بھی ممبر کے ساتھ اگر ایسی بات ہوتی تو ہم یہی کہتے۔

جناب سپیکر: اس House کے تمام ممبران میرے لئے معزز ہیں، قابل احترام ہیں۔ ان کا استحقاق برابر ہے۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! عظمیٰ بخاری ہماری بہن ہیں رانا ثناء اللہ نے ان کو جان سے مار دینے کی دھمکیاں دی ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ غلط بات ہے۔ اگر کوئی بات ایسی ہے تو میں اس کو اچھا نہیں سمجھتا۔

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: جناب سپیکر! انہوں نے یہ بات آپ کے سامنے کی ہے۔

جناب سپیکر: آپ کیا کر رہے ہیں؟ ایسی بات اور میرے سامنے ہوئی ہے؟ افسوس کی بات ہے۔

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: جناب سپیکر! آپ کے سامنے ہی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: میں اپنے کانوں سے یہ بات سُنوں اور پھر کہوں کہ یہ بات نہیں ہوئی؟ (قطع کلامیاں) Can you believe it میں نے یہ بات نہیں سنی۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): ہم ان کو لے آتے ہیں۔ پہلے وہ بات کر لیں۔ آپ اس کا نوٹس لیں ان کو جو دھمکیاں دی گئی ہیں۔ وہ آ کر بات کریں گی پھر کارروائی شروع ہو گی۔

جناب سپیکر: سیکرٹری صاحب! آپ بقایا درخواستیں پڑھیں۔

جناب وسیم افضل گوندل

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب وسیم افضل گوندل ایم پی اے پی پی-119 کی طرف سے موصول ہوئی ہے کہ:

"میں بوجہ طبیعت ناسازی جاری اجلاس کے بقیہ ایام میں حاضر نہیں ہو سکتا۔ مہربانی فرما کر میری بقیہ ایام کی رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

مہر اعجاز احمد اچلانہ

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست مہر اعجاز احمد اچلانہ ایم پی اے، پی پی-265 کی طرف سے موصول ہوئی ہے کہ:

"اسمبلی اجلاس منعقدہ 21-جنوری 2011 بروز جمعہ اجلاس میں شریک نہیں ہو سکا اس لئے مورخہ 21-جنوری 2011 کے اسمبلی اجلاس سے میری رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ زوبیہ رباب ملک

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ زوبیہ رباب ملک صاحبہ ایم پی اے، ڈبلیو360 کی طرف سے موصول ہوئی ہے کہ:

"گزارش ہے کہ خرابی صحت کے باعث میں آج مورخہ 24-جنوری 2011 کو منعقد ہونے والے اجلاس میں حاضر ہونے سے قاصر ہوں، رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

میاں محمد رفیق

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست میاں محمد رفیق ایم پی اے، پی پی-90 کی طرف سے موصول ہوئی ہے کہ:

"تھوڑی دیر پہلے مجھے فون پر اطلاع موصول ہوئی ہے کہ میرے بہنوئی ڈاکٹر محمد سلیم قضائے الٰہی سے فوت ہو گئے ہیں میں آج کے اجلاس میں شرکت سے معذور ہوں۔ مورخہ 11-مارچ 2011 اسمبلی اجلاس سے رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

میاں محمد رفیق

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست میاں محمد رفیق ایم پی اے، پی پی۔90 کی طرف سے موصول ہوئی ہے کہ:

"میرے بہنوئی ڈاکٹر محمد سلیم (مرحوم) مورخہ 11۔مارچ 2011 بروز جمعہ قضائے الٰہی سے فوت ہو گئے ہیں۔ مورخہ 11۔مارچ 2011 کے روز میں اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کے لئے صوبائی اسمبلی میں موجود تھا کہ مجھے 11 بجے صبح فون پر مرحوم کی فوتیدگی کی اطلاع ملی۔ میں ساڑھے گیارہ بجے رخصت برائے منظوری جمع کروا کر نماز جنازہ کے لئے روانہ ہو گیا۔ برائے شرکت ختم نواں میں آج ہی واپس روانہ ہو رہا ہوں اس لئے گزارش ہے کہ 18۔مارچ 2011 بروز جمعہ کی رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

رائے صفدر عباس بھٹی

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست رائے صفدر عباس بھٹی ایم پی اے، پی پی۔263 کی طرف سے موصول ہوئی ہے کہ:

گزارش ہے کہ عمرہ کی ادائیگی کے لئے سعودی عرب جانا چاہتا ہوں۔ لہذا مورخہ 14۔مارچ سے مورخہ 24۔مارچ 2011 تک کی رخصت منظور فرمائی جائے۔ رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست رانا منور علی غوث صاحب ایم پی اے، پی پی-36 کی طرف سے موصول ہوئی ہے کہ:

"گزارش ہے کہ عمرہ کی ادائیگی کے لئے سعودی عرب جانا چاہتا ہوں لہذا مورخہ 14-مارچ سے 24-مارچ2011 تک کی رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب وسیم قادر

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب وسیم قادر ایم پی اے، پی پی-144 کی طرف سے موصول ہوئی ہے کہ:

"گزارش ہے کہ مجھے ضروری کام کے سلسلہ میں لندن جانا ہے مہربانی فرما کر 21 سے25-مارچ20011 کی رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

ڈاکٹر سامیہ امجد

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست ڈاکٹر سامیہ امجد صاحبہ ایم پی اے، ڈبلیو-357 کی طرف سے موصول ہوئی ہے کہ:

"I had to undergo an operation in the Punjab Institute of Cardiology on 17th March 2011 and the doctor has

advised me rest for one week. Kindly allow me leave w.e.f. 24th March 2011."

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

میاں شاہد حسین خان

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست میاں شاہد حسین خان ایم پی اے پی پی-107 کی طرف سے موصول ہوئی ہے کہ:

"Respectfully, it is stated that I am engaged with wedding arrangement of my son and daughter and unable to attend the session from today onward. Please grant me leave. I shall be away till the function is finished."

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ)

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ) ایم پی اے، پی پی-228 کی طرف سے موصول ہوئی ہے کہ:

"مجھے انتہائی اہم کام کے سلسلہ میں 25-مارچ 2011 کو لاہور سے باہر جانا ہے۔ برائے مہربانی مجھے 25-مارچ 2011 کی رخصت عنایت کی جائے۔"

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

ملک محمد فیروز جوئیہ

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست ملک فیروز جوئیہ ایم پی اے، پی پی-46 کی طرف سے موصول ہوئی ہے کہ:

"گزارش ہے کہ مجھے ایک ضروری کام کے سلسلے میں جانا ہے اس لئے مورخہ 25-مارچ 2011 بروز جمعہ اسمبلی کے اجلاس میں حاضر نہیں ہو سکا۔ایک دن کی رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محمد نعیم اختر بھابھا ایم پی اے، پی پی-237 کی طرف سے موصول ہوئی ہے کہ:

"گزارش ہے کہ میرے والد صاحب کی طبیعت خراب ہے۔ان کو آج 17-مارچ 2011 کو آغا خان ہسپتال کراچی لے کر جا رہا ہوں ۔ رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

مہر ارشاد احمد خان سیال

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست مہر ارشاد احمد خان سیال ایم پی اے، پی پی-254 کی طرف سے موصول ہوئی ہے کہ:

"Due to sad demise of my beloved mother, I could not attend Assembly session w.e.f. 11th March to 21st March 2011. You are requested kindly to grant the leave of the said period."

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

چودھری ندیم خادم

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست چودھری ندیم خادم ایم پی اے، پی پی-26 کی طرف سے موصول ہوئی ہے کہ:

"گزارش ہے کہ مجھے اپنا حلقہ نیابت میں کام ہے جس کی وجہ سے میں اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتا۔ اس ماہ 28 اور 29-مارچ 2011 کی رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

(قطع کلامیاں)

جناب عامر حیات خان روکھڑی

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب عامر حیات خان روکھڑی ایم پی اے، پی پی-44 کی طرف سے موصول ہوئی ہے:

"It is stated that I cannot attend the Assembly session from 11th March 2011 tell end of session due to my son's marriage. You are requested kindly to accept my leave for the above mentioned period."

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

میاں غلام سرور

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست میاں غلام سرور ایم پی اے پی پی-97 کی طرف سے موصول ہوئی ہے کہ:

"I will not be able to attend the ongoing session of the Assembly due to illness from Monday 18th to 19th March 2011."

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! یہ کسی کا خالی بیگ پڑا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: دیکھ لیں اس میں کوئی ایسی چیز تو نہیں ہے۔

(اذان ظہر)

نماز ظہر کے لئے آدھ گھنٹے کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر نماز ظہر کی ادائیگی کے لئے آدھ گھنٹے کا وقفہ کیا گیا)

(نماز ظہر کے وقفہ کے بعد 2 بج کر 58 منٹ پر جناب سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

محترمہ آمنہ الفت: پوائنٹ آف آرڈر۔

میاں محمد رفیق: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! آپ بھی اور چودھری صاحب بھی پوائنٹ آف آرڈر لینا چاہتے ہیں، ذرا جلدی جلدی پوائنٹ آف آرڈر پر بات کریں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! آج سے تین سال پہلے جب یہ House شروع ہوا تھا تو اس وقت ہم نے اسمبلی کے درجہ چہارم کے ملازمین کے لئے ایک کمیٹی بنائی تھی جسے ڈپٹی سپیکر صاحب Chair کرتے رہے۔ ہم نے ان کے لئے تین سال تک جدوجہد کی، ان کے کوارٹرز بنانے کے لئے مختلف جگہیں بھی دیکھیں لیکن ہماری وہ کمیٹی flop ہو چکی ہے اور ہم ان کے لئے کچھ بھی نہیں کر سکے۔ اب حالت یہ ہے کہ آج ان کے Pipal House کے کوارٹروں کی دیواروں پر لکھ دیا گیا ہے کہ اگر ان عمارتوں کو نقصان پہنچا یا demolish ہو گئیں تو بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کی انتظامیہ ذمہ دار نہیں ہو گی۔

جناب سپیکر! کمیٹی میں انہوں نے وعدہ کیا تھا کہ جب تک اسمبلی کے درجہ چہارم کے ملازمین کو ہم متبادل جگہ نہیں دے دیتے اس وقت تک ان کو وہاں سے نہیں نکالا جائے گا اور انہیں متبادل جگہ بھی immediately فراہم کرنے کے لئے دن رات efforts کریں گے۔ وہ دن رات کی efforts کہاں گئیں؟ اگر آج وہ مکان demolish ہو جاتے ہیں یا کسی بارش میں گر جاتے ہیں اور اس سے کسی کا جانی نقصان ہو جاتا ہے تو یہ چراغ تلے اندھیرے والی بات ہو گی۔ وہ اسمبلی کے درجہ چہارم کے ملازمین ہیں، ہماری اخلاقی ذمہ داری بنتی ہے کہ ہم ان کے لئے کچھ کریں۔

جناب سپیکر: جی، تشریف رکھیں۔ تین بج گئے ہیں۔ آج کے اجلاس کا وقت ختم ہو گیا ہے۔ اب اجلاس کل مورخہ 30-مارچ 2011 بروز بدھ صبح 10.00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔